Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 54

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شمارہ 50

شرح چندہ سالانہ 250 روپے بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

10 ذیقعدہ 1426 ہجری 13 فتح 1384 ہش 13 دسمبر 2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SR.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 10 دسمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں۔ کل حضور انور نے ماریشس میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور قدیم احباب جماعت ماریشس کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آئندہ بھی احباب جماعت کو اپنے اندر پاک تبدیلی اور جماعت کی خدمات کی طرف توجہ دلائی۔

احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ

صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے

اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کونوا مع الصادقین کے پاک ارشاد پر عمل کرے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یادرکھو اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیوں کہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں ہی کو خدا سمجھتا ہے۔ اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور انکا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا۔ کیوں کہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں۔ انسانی تدبیروں اور تجویزوں کی ناکامی کی مثال خود خدا تعالیٰ نے دکھائی ہے۔ یہودیوں کو تورات کے لئے کہ اسمیں تحریف وتبدیل نہ کرنا اور بڑی بڑی تاکیدیں اس کی حفاظت کی انکو کی گئیں۔ لیکن کمبخت یہودیوں نے تحریف کردی۔ اسکے بالمقابل مسلمانوں کو کہا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی ہم نے اس قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پھر دیکھ لو کہ اس نے کیسی حفاظت فرمائی۔ ایک لفظ اور نقطہ تک پس و پیش نہ ہوا۔ اور کوئی ایسا نہ کر سکا کہ اس میں تحریف تبدیل کرتا صاف ظاہر ہے کہ جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔ پس محض اپنی سعی اور کوشش سے طہارت نفس پیدا ہو جاوے یہ خیال باطل ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ پھر انسان کوشش نہ کرے اور مجاہدہ نہ کرے۔ نہیں بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے اور سعی کرنا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہئے جو اصلاح نفس کے لئے ضروری ہیں۔ مگر یہ تجاویز اور تدابیر اپنے نفس سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہئے جن کو خود اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور جو ہمارے نبی کریم ﷺ نے کر کے دکھائی ہیں۔ آپ کے قدم پر قدم مارو اور پھر دعاؤں سے کام لو تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو مگر خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر صرف تدبیروں سے صاف چشمہ تک نہیں پہنچ سکتے جو طہارت کا موجب بنے۔

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور اپنی تدبیروں پر بھروسہ کرتے ہیں وہ احتیاطیں کرتے کرتے خود مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھنس جاتے ہیں اس واسطے کہ خدا تعالیٰ کا فضل انکے ساتھ نہیں ہوتا اور ان کی دستگیری نہیں کی جاتی خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور خیال سے اگر کوئی اصلاح نفس کرنے کا مدعی ہو وہ جھوٹا ہے۔

اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ کونوا مع الصادقین یعنی جو لوگ قولی۔ فعلی۔ عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو اس سے پہلے فرمایا یٰایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ یعنی ایمان والو، تقویٰ اللہ اختیار کرو اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر (8) پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بہت اونچا دیکھنا چاہتے ہیں

جہاں ان معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے عبادات کی طرف توجہ کریں وہاں آپس کی محبت و پیار اور ایک جان ہونے کی طرف بھی توجہ کریں

ہر احمدی کو چاہئے کہ خدا سے زندہ تعلق جوڑے اللہ کی طرف توجہ کرے۔ نمازوں کی طرف توجہ کرے عبادات کی طرف توجہ صرف رسماً نہ ہو بلکہ حقیقت میں یہ نیکیاں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں قائم رکھتے ہوئے ہو رہی ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 دسمبر 2005ء بمقام ماریشس

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے فرمایا الحمد للہ میرا ماریشس کا پہلا دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور انشاء اللہ کل یہاں سے روانگی ہوگی۔ اللہ کے فضل سے آپ اس چھوٹے سے جزیرے کی مخلص اور باوفا جماعت ہیں۔ اللہ ہمیشہ آپکے اخلاص ووفا میں اضافہ فرماتا رہے اور آپ ہمیشہ ان خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں جو یہاں کے ابتدائی احمدیوں اور بزرگوں نے آپ کے بارہ میں رکھیں۔ اور آپ ہمیشہ ان دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں جو آپکے بزرگوں نے اپنی نسلوں کے بارے میں کیں انہوں نے انتہائی مشکل حالات میں یہاں احمدیت کا پودا لگایا اور پروان چڑھایا مخالفتوں کے باوجود انکے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی وہ لوگ ہمیشہ اللہ کے آگے جھکے رہے اور اس سے طاقت مانگتے رہے باوجود اس کے کہ وہ لوگ یہاں دنیا کمانے آئے تھے لیکن ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور یہ سبق اور اعلیٰ نمونہ ہے جو آپکے بزرگوں اور ابتدائی احمدیوں نے آپکو دیا ہے اور انکی یہ دو مثالیں ہیں جو آپکے سامنے رکھ گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے

باقی صفحہ نمبر (8) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پاکستان اور کشمیر میں حالیہ تباہ کن زلزلہ پر

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پاکستان اور کشمیر کے صدران اور وزرائے اعظم کے نام خطوط

8/ اکتوبر 2005ء کو پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور کشمیر میں ہولناک زلزلہ نے خوفناک تباہی مچائی جن سے ہزاروں جانیں تلف ہو گئیں۔ لاکھوں افراد زخمی اور بے گھر ہوئے۔ اس عظیم سانحہ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر پاکستان جناب پرویز مشرف صاحب، وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز صاحب۔ اسی طرح جناب سردار انور صاحب صدر کشمیر (پاکستان) اور جناب سردار سکندر حیات صاحب وزیر اعظم کشمیر (پاکستان) کے نام اپنے 10/ اکتوبر 2005ء کے تعزیتی مکتوب میں اظہار ہمدردی اور افسوس کے ساتھ متاثرین کی بحالی کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر ممکن تعاون اور امداد کی یقین دہانی کراتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مالی امداد کے علاوہ رضا کاروں کی بہت سی ٹیمیں ان علاقوں میں متاثرین کی خدمت پر کمربستہ ہیں۔

ان خطوط کا متن ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

پاکستان کے صدر جناب پرویز مشرف صاحب اور وزیر اعظم جناب شوکت عزیز صاحب کے نام خطوط کا متن:

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

On behalf of the worldwide Ahmadiyya Muslim community and myself, I would like to express our deepest sympathies on the loss of so many dearly beloved brothers and sisters belonging to all communities, many of whom I knew, in the Islamic Republic of Pakistan as a result of the recent earthquake that has caused so much destruction to the infrastructure, property and life. I would be most grateful if you could please extend our heartfelt condolences to the families of the bereaved.

I have instructed my community to leave no stone unturned in extending all possible help to the administration and co-operate fully with the authorities in bringing relief to those in the afflicted areas. Already we have committed cash and several teams of volunteers are working with their fellow Pakistani brethren in bringing urgent relief.

I pray that Allah enables Your Excellency and your Government to help relieve the suffering of the people of Pakistan in an efficient manner and discharge the trust reposed in you to the best of your abilities. Amin.

We join in prayers that God Almighty showers His grace on the deceased. May God be with you all as you overcome this grief. Amin.

With deepest sympathies

MIRZA MASROOR AHMAD

Head of the worldwide

Ahmadiyya Muslim Community

جناب سردار انور صاحب صدر کشمیر (پاکستان) اور جناب سردار سکندر حیات صاحب وزیر اعظم کشمیر (پاکستان) کے نام خط کا متن

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

On behalf of the worldwide Ahmadiyya Muslim community and myself, I would like to express our deepest sympathies on the loss of so many dearly beloved brothers and sisters belonging to all communities, many of whom I knew, in Kashmir as a result of the recent earthquake that has caused so much destruction to the infrastructure, property and life. I would be most grateful if you could please extend our heartfelt condolences to the families of the bereaved.

I have instructed my community to leave no stone unturned in extending all possible help to the administration and co-operate fully with the authorities in bringing relief to those in the afflicted areas. Already we have committed cash and several teams of volunteers are working with their fellow Kashmiri brethren in bringing urgent relief.

I pray that Allah enables Your Excellency and your Government to help relieve the suffering of the people of Kashmir in an efficient manner and discharge the trust reposed in you to the best of your abilities. Amin.

We join in prayers that God Almighty showers His grace on the deceased. May God be with you all as you overcome this grief. Amin.

With deepest sympathies

MIRZA MASROOR AHMAD

Head of the worldwide

Ahmadiyya Muslim Community

❁❁❁❁❁

ڈھونڈو وہ راہ جس سے دِل و سِینہ پاک ہو

اے حُبِّ جاہ والو ! یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں
دیکھو تو جا کے ان کے مقابر کو اِک نظر
سوچو کہ اب سلف ہیں تمہارے گئے کدھر
اِک دِن وہی مقام تمہارا مقام ہے
اِک دِن یہ صبح زندگی کی تم پہ شام ہے
اِک دِن تمہارا لوگ جنازہ اٹھائیں گے
پھر دفن کر کے گھر میں تاسف سے آئیں گے
اے لوگو! عیشِ دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوفِ مرگ و خیالِ فنا نہیں
سوچو کہ باپ دادے تمہارے کدھر گئے
کس نے بلا لیا وہ سبھی کیوں گزر گئے
وہ دن بھی ایک دِن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے
ڈھونڈو وہ راہ جس سے دِل و سِینہ پاک ہو
نفسِ دُنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

(درثمین)

جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے والے مہمانانِ کرام کیلئے

ضروری ھدایات

☆ - قادیان پہنچتے ہی فوری طور پر رجسٹریشن کروائیں۔
☆ - اپنا قیمتی سامان نقدی اور زیورات وغیرہ قیامگاہ میں رکھنے کی بجائے اپنے ساتھ رکھیں۔
☆ - اپنا رجسٹریشن کارڈ ہمراہ رکھیں اور کسی جگہ بھی مطالبہ پر پیش کریں۔
☆ - کسی دوسری قیامگاہ کی بجائے اپنی قیامگاہ میں ہی کھانا تناول فرمائیں۔ تا کہ انتظامی لحاظ سے کوئی دقت پیش نہ آئے۔
☆ - اپنے ملنے والوں سے مہمان نوازی کی معین کردہ جگہ پر ہی ملاقات کریں اور کسی اجنبی کو اپنی قیامگاہ میں نہ لائیں۔
☆ - اجلاسات کے دوران جلسہ گاہ میں تشریف رکھیں اور تمام مقررین کی تقاریر سے استفادہ کریں۔
☆ - انتظامیہ کی طرف سے رضا کارانہ خدمت طلب کئے جانے پر تعاون فرمائیں۔
☆ - رات کے وقت بلاضرورت اپنی قیامگاہ سے باہر نہ جائیں۔
☆ - کسی لاوارث گری پڑی چیز کو ہاتھ نہ لگائیں۔ بلکہ انتظامیہ کو اطلاع دیں
☆ - صفائی کا خاص خیال رکھیں اور جگہ جگہ گند نہ پھینکیں۔
☆ - اپنے کمسن بچوں کے جیب میں ایڈریس لکھ کر مضبوطی سے باندھ دیں۔
☆ - نمازیں باجماعت ادا کریں اور اپنا زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں صرف کریں۔
☆ - قادیان میں مردوں اور عورتوں کی الگ الگ قیامگاہیں ہیں لہذا اپنا بستر اور سامان اسی اعتبار سے پیک کر کے لائیں تا کہ یہاں پہنچنے کے بعد پریشانی نہ ہو۔

(افسر جلسہ سالانہ)

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books andStationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

الرحیم جیولرز
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

خطبہ جمعہ

سب مہمانوں کو واجب الاحترام جان کر ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں

شرکاء جلسہ سالانہ ذکر الٰہی اور درود شریف میں وقت گزاریں اور کارکنان سے تعاون کریں

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے میزبانوں اور مہمانوں کو زریں نصائح اور ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۸/جولائی ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۸/وفا ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورۃ الحشر: ۱۰).

اگلے جمعہ سے انشاء اللہ یو کے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ گو یہ یو کے کا جلسہ سالانہ ہے مگر خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک سے احمدی بڑے شوق سے اس میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ جس میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور بیمار بھی اور اپنی بیماری کے باوجود تکلیف اٹھا کر جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ پھر مختلف ممالک کے لوگ ہیں، مختلف نسلوں کے لوگ ہیں، مختلف قوموں کے لوگ ہیں، بالکل مختلف مزاجوں کے جن کا کھانا پینا، رہن سہن بھی مختلف ہوتا ہے تو اس وجہ سے قدرتی طور پر میزبانوں کو فکر ہوتی ہے کہ ان کی طرف سے کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے، کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ کئی سالوں سے انگلستان کی جماعت کو اس مہمان نوازی کی توفیق مل رہی ہے اور اللہ کے فضل سے وہ مہمان نوازی کا حق بھی ادا کر رہے ہیں اور اب تو ماشاء اللہ اتنے تربیت یافتہ ہو چکے ہیں کہ کارکن بھی میسر آجاتے ہیں اور کارکن بھی بڑے ذوق سے بڑے شوق سے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ اور ابھی کچھ مہینہ پہلے ہی آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر ہنگامی طور پر بھی تمام انتظامات کو ان کارکنوں نے خوب سنبھالا اور مہمان نوازی کی۔ لیکن جلسہ کے موقع پر میزبان کو یہ فکر ہوتی ہے کہ اس پر آنے والے مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں ان کو حتی المقدور آرام پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ مرکزی انتظامیہ کو یہ فکر ہوتی ہے کہ مہمانوں کی خدمت بجا لانے والے تمام کارکن کیونکہ Volunteers ہوتے ہیں اور مختلف مزاج کے ہوتے ہیں تو کسی کارکن سے کسی مہمان کے لئے کوئی زیادتی کا کلمہ منہ سے نہ نکل جائے، کوئی زیادتی نہ ہو جائے۔ اس لئے عموماً یہی روایت چلی آ رہی ہے کہ کارکنوں کو توجہ دلانے کے لئے کہ کس طرح انہوں نے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے جلسہ سے ایک جمعہ پہلے اس بارہ میں کچھ ہدایات دی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میزبانوں کو بھی یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ کیونکہ یہ سارا عارضی انتظام ہوتا ہے کیونکہ کارکنان بڑی محنت سے خدمت بجالاتے ہیں لیکن اگر بعض جگہ کہیں کمی یا خامی رہ جائے تو ان کو برداشت کریں۔

کارکنان کے لئے میں اب کچھ باتیں پیش کروں گا جس سے یہ احساس ہو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہم سے مہمانوں کی خدمت کے بارہ میں ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔ یہاں ایک بات کی اور وضاحت کر دوں کہ جس طرح تمام کارکنان کے لئے جلسہ میں شامل ہونے والا ہر شخص مہمان کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح انگلستان کی پوری جماعت کے لئے دوسرے ملکوں سے آنے والے سب احمدی مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس اگر ایسا کوئی موقعہ پیدا ہو کہ جہاں آپ کو قربانی دینی پڑے تو غیر ملکیوں کے لئے، جو باہر سے آنے والے مہمان ہیں، ان کے لئے یہاں کے مقامی لوگ قربانی دیں۔

ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے اپنی ازواج کی طرف پیغام بھجوایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اس کے ساتھ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارات کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ اس انصاری نے کہا کہ کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو بھوکا ہی سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور چراغ بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تاکہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا ہے۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے رات والے عمل سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ (بخاری، کتاب المناقب)

اب دیکھیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس خاندان کی اتنی بڑی قربانی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر اپنے پیارے نبی ﷺ کو بھی اس کی اطلاع دی۔ تو یہ ہیں وہ مہمان نوازی کے معیار جو اسلامی معاشرہ میں نظر آنے چاہئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی معاشرہ میں نظر آتے ہیں لیکن کیونکہ یاددہانی اور نصیحت کا بھی حکم ہے اس لئے یاددہانی کروائی جاتی ہے۔

اب میں چند مزید احادیث کی روشنی میں مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو ان کی ذمہ داریوں کے بارہ میں بتاؤں گا۔ حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ (صحیح مسلم)

اس میں تین باتیں بتائی گئی ہیں۔ پہلی دو تو جلسے پر آنے والے مہمانوں اور میزبانوں دونوں کے لئے ہیں جبکہ تیسری صرف میزبان کے لئے ہے۔ خلاصۃً بتاتا ہوں۔ فرمایا کہ اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔ اب مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلا دیں۔ کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں۔ تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنا چاہئے اور صرف نظر کرنا چاہئے۔ اور غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔ اسی طرح کارکنان بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو انتہائی نرمی سے معذرت کر کے تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں لیکن یاد رکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔

پھر ہے پڑوسی کی عزت۔ یہاں اس ماحول میں چند دنوں کے لئے جو بھی لوگ، مہمان آ رہے ہیں، قیام گاہوں میں اکٹھے رہ رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے پڑوسی بن جاتے ہیں۔ تو وسیع اور عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے تمام سہولتیں جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے میسر نہیں آ سکتیں۔ تو کسی قسم کی اگر اونچ نیچ ہو جائے۔ بعض دفعہ اکٹھے جب رہ رہے ہوں تو مثلاً کھانے کے وقت میں ہی یا صبح کے وقت غسل خانے جانا ہو، تھوڑی تعداد میں ٹائلٹس وغیرہ ہوتی ہیں اس وقت بھی یا اور بعض باتیں ہوتی ہیں ایسی تو اگر اونچ نیچ ہو جائے تو آپس میں مہمان جو ہیں وہ یہاں ایک دوسرے کے پڑوسی کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں اس لئے

ایک دوسرے کا احترام کریں، اور عزت کریں اور اگر کسی سے کوئی اونچ نیچ ہو بھی جائے تو شکوہ زبان پر نہ لائیں۔ اسی طرح جہاں مہمانوں اور کارکنوں کے لئے بھی ہے کہ مہمانوں سے عزت سے پیش آئیں۔ اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ آپس میں محبت سے سارے کام اور ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

پھر تیسری بات تو بہر حال ہر کارکن پر لازم ہے۔ اوپر میں ذکر بھی کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں چاہے چھوٹا ہے یا بڑا ہے، امیر ہے یا غریب ہے، سب سے ایک طرح یکساں احترام سے پیش آئیں۔ ان کی عزت کریں اور ان کی ضرورت کو جس حد تک انتظام اجازت دیتا ہے پوری کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نہیں کر سکتے تو اپنے سے بالا افسر تک پہنچائیں لیکن مہمان کا احترام اور اس سے آرام سے بات کرنا بہر حال ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کونسا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کہو۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام)

اس حدیث میں ایک حسین معاشرہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ کھانا کھلاؤ۔ دوسرے ہر شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کرو۔ تو جلسہ کے دنوں میں جہاں ایک دینی ماحول ہوگا، دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی، وہاں سلام کو بھی ہر شخص کو چاہئے کہ مہمان ہو یا میزبان ہو رواج دے۔ تو ان تین دنوں میں محبت اور بھائی چارہ اتنا انشاء اللہ بڑھ جائے گا کہ جس کا اثر بعد تک بھی قائم رہے گا۔ دوسرے اس کا فائدہ کارکنان کے لئے بھی ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے، آرام کی کمی کی وجہ سے بلاوجہ طبیعت میں بعض دفعہ تیزی اور تندی پیدا ہو جاتی ہے تو جب یہ ایک دوسرے کو سلامتی بھیج رہے ہوں گے تو اس مزاج میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ نرمی آئے گی۔

پھر ایک حدیث ہے، حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے۔ تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔ اور بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور کسی نابینا کی راستہ چلنے میں مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور پتھر، کانٹا یا ہڈی رستہ سے ہٹا دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈال دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ (جامع ترمذی)۔

عام طور پر ہر احمدی کو اپنے اوپر اس حدیث میں بیان کردہ احکامات اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے جس سے ایک حسین معاشرہ جنم لے لیکن جلسے کے تین دنوں میں تو بہر حال اس طرف توجہ کی جائے۔ کیونکہ اس سے بھی تربیت کے رستے کھلتے ہیں۔ پہلے فرمایا کہ مسکراتے رہو۔ مسکرانے سے تمہارا تو کچھ نہیں بگڑا یا تمہارا تو کچھ نہیں جاتا۔ ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے اسے ختم کر دو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ، نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کی غرض وغایت بھی ہے۔ اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، اس میں بھرپور حصہ لیں۔ پھر خدمت خلق کے کام ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہیں کہ خدمت خلق پر معمور کارکن ہی یہ کام کریں۔ تمام کارکنان کا فرض ہے کہ کسی کو مدد کی اگر ضرورت ہے، راستہ دکھانے کی ضرورت ہے تو اس ضرورت کو پورا کریں۔ پھر راستہ کی صفائی کا حکم ہے۔ جلسہ کے دنوں میں راستوں کی صفائی کے علاوہ گراؤنڈ میں بھی اور جلسہ گاہ میں بھی بچے اور بڑے گند کر دیتے ہیں تو قطع نظر اس کے کہ کس کی ڈیوٹی ہے جو بھی گند دیکھے اس کو اٹھا کر جہاں بھی کوڑا پھینکنے کے لئے ڈسٹ بن یا ڈبے وغیرہ رکھے گئے ہیں ان میں پھینکیں۔ اور مہمان بھی اور میزبان بھی دونوں ان چیزوں کا خیال رکھیں۔ یعنی یہ صرف کارکنان یا میزبانوں کا کام نہیں ہے بلکہ جو بھی دیکھے جلسہ میں جو بھی شامل ہونے آیا ہے اگر گندگی دیکھے تو اس کو صاف کرے۔ کوئی ڈبے پڑے ہیں، گلاس پڑے ہیں، کوئی ریپر پڑے ہیں، کوئی اس قسم کی چیز فوراً اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈالیں۔

ابوداؤد کی ایک حدیث ہے حضرت ابو شریحؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات تک اس کی خدمت تو اس کا انعام شمار ہوگی جبکہ تین دن تک مہمان نوازی ہوگی۔ اس کے بعد (کی خدمت) صدقہ ہے۔ اور اس (مہمان) کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کو تکلیف میں ڈالے۔ (ابو داؤد. کتاب الاطعمة باب الضیافة)

یہاں کیونکہ دور دور سے مہمان آتے ہیں اس لئے کوشش ہوتی ہے کہ جتنا رک سکتے ہیں رکیں۔ لیکن پھر بھی یہی کوشش کرنی چاہئے اگر جماعتی نظام کے تحت آپ ٹھہرے ہوئے ہیں تو جلسے کے بعد جتنی جلدی واپس جا سکتے ہیں چلے جائیں۔ لیکن کارکنان پر بہر حال یہ لازم ہے، جو میزبان ہیں، اور ان کا یہ فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اسی طرح خوش خلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔ یہ نہیں کہ ادھر جلسہ ختم ہوا اور ادھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ پتہ نہیں کہاں گئے۔ اور انتظامیہ پریشان ہو رہی ہو۔ تو جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانتداری سے دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ لیکن یہاں ایک وضاحت کر دوں کہ جو مہمان آتے ہیں اور اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرتے ہیں وہاں وہ قرابت داروں کا سلوک ہوگا۔ تو ایسے عزیزوں رشتہ داروں کے پاس جو مہمان ٹھہرے ہیں وہ ان کی مہمان نوازی بہر حال کریں۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگر چہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ہی نیکی ہو۔

(صحیح مسلم. کتاب البرِّ وَالصِّلَةِ باب اِسْتِحْبَابُ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے کیا انداز تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ شروع میں جب مہمانوں کی زیادہ کثرت نہیں تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت بھی نسبتاً بہتر تھی، آپؑ اکثر مہمانوں کے ساتھ اپنے مکان کے مردانہ حصہ میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے دوران میں ہر قسم کی بے تکلفانہ گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا دسترخوان بھی بچھ جاتا تھا۔ ایسے موقعوں پر آپ عموماً ہر مہمان کا خود ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے اور اِس بات کی نگرانی فرماتے تھے کہ اگر کبھی دسترخوان پر ایک سے زیادہ کھانے ہوں تو ہر شخص کے سامنے دسترخوان کی ہر چیز پہنچ جائے۔ عموماً ہر مہمان کے متعلق دریافت فرماتے رہتے تھے کہ کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا لسی یا پان کی عادت تو نہیں۔ اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اُس کی عادت کے موافق چیز مہیا فرماتے تھے۔ بعض اوقات اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کسی مہمان کو اچار کا شوق ہے اور اچار دسترخوان پر نہیں ہوتا تھا تو خود کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے جاتے اور اندر سے اچار لا کر ایسے مہمان کے سامنے رکھ دیتے تھے۔ اور چونکہ آپؑ بہت تھوڑا کھانے کی وجہ سے جلد شکم سیر ہو جاتے تھے اِس لئے سیر ہونے کے بعد بھی آپؑ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرّے اٹھا کر منہ میں ڈالتے رہتے تھے تاکہ کوئی مہمان اِس خیال سے کہ آپؑ نے کھانا چھوڑ دیا ہے دسترخوان سے بھوکا ہی نہ اُٹھ جائے۔ (سیرت طیبه. صفحه ۱۱۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اِن سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر اُن میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور اُن کے مشکلات حل کر دیئے گئے۔ اور اُن کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
NAVNEET
JEWELLERS
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے وچاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL
JEWELLERS
Rabwah
الیس اللہ بکاف عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے"۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد سوم۔ صفحہ ۱۴، ۱۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمانوں نوازی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ مہمانوں کی خاطر داری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپؑ خود اُن کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب، میاں نجم الدین صاحب وغیرہ کو تاکید فرماتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اُن کی تمام ضروریات، خورد نوش و رہائش کا خیال رکھا کرو۔ بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حُسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ صفحہ ۱۹۵)

پھر اسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدّنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو، اس لیے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیے، کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ اُن کی ہر ایک ضرورت کو مدّنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ مَیں تو اکثر بیمار رہتا ہوں، اس لیے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔

(اخبار "الحکم" ۲۴/نومبر ۱۹۰۴ء۔ صفحہ ۱، ۲)

پھر حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک قادیان کی اُوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اُس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور اُن کے کپڑے بھی پھٹے پُرانے تھے، حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلے پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور اُن کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام دین کو پرے ہٹنا پڑا حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جُوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے، جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے، ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اُٹھالیں اور میاں نظام دین سے مخاطب ہو کر فرمایا: "آؤ میاں نظام دین! ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔" یہ فرما کر حضور مسجد کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضورؑ نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالے میں کھانا کھایا۔ اُس وقت میاں نظام دین خوشی سے پھُولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعودؑ کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ ۱۸۸)

پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں:-

جب مَیں ۱۹۰۱ء میں ہجرت کر کے قادیان چلا آیا اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا۔۔۔۔۔۔ ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت ام المومنین حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ مَیں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے۔ اس واسطے مَیں نے اس سارے قصہ کو سنا۔ فرمایا۔ دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اُسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اُس درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں، ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور اُن سب لکڑیوں کو تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اُس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اُسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ اُن پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔"

(ذکر حبیب صفحہ ۸۵ تا ۸۷ مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

تو یہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا طریق و اسلوب مہمان نوازی۔ اور یہ توقعات ہیں۔ ہم سے تو خدا کا مسیح نہ آشیانے کی قربانی مانگ رہا ہے نہ جان کی قربانی مانگ رہا ہے۔ صرف کچھ وقت ہے اور تھوڑی سی بے آرامی کی قربانی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے جو ہم نے کرنی ہے اور اتنی سی قربانی نے ہی آپ اور یہ تمام کارکنان جو ہیں آپ کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر مہمانوں کی خدمت کرنے کی تمام کارکنوں کو توفیق عطا فرمائے۔

اب کچھ انتظامی اور تربیتی ہدایات ہیں جو میزبانوں اور مہمانوں دونوں کے لئے ہیں۔ وہ مَیں ابھی آپ کو بتاتا ہوں۔ اور کوشش کریں کہ تمام امور کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ان پر عمل کیا جائے۔

نمبر ایک یہ ہے کہ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ اب جلسہ سالانہ کے دنوں میں اسلام آباد میں ہی تمام انتظامات ہوں گے۔ تو جو مارکی جلسہ کے لئے لگائی جاتی ہے اسی میں نمازیں ہوں گی۔ اس لئے اس وقت کے لئے اس کو آپ کو مسجد کا ہی درجہ دینا ہوگا۔ اور مکمل طور پر وہاں اس تقدس کا خیال رکھنا ہوگا۔

پھر یہ ہے کہ جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے یہ ہے کہ لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ ذوق و شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے۔ بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا ایک دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کے حصول کے بجائے میل ملاقات ہو۔ حالانکہ جلسہ کی برکات کو اگر مدنظر رکھا جائے تو تین دن حاضر رہنا ضروری ہے۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

پھر ہے کہ نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے بعض لوگوں کی نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے، خراب ہوتی ہے۔ جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس بچہ ہے کہ وہ اس کو باہر لے جائیں۔ یہ بہتر ہے کہ اس اکیلے کی نماز خراب ہو، بجائے اس کے کہ پورے ماحول میں بچے کے شور کی وجہ سے رونے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز خراب ہو رہی ہو۔ نیز اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں جو ہیں اگر یا باپوں کے پاس ہے تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پیچھے جا کر بیٹھیں تا کہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا بھی آسان ہو۔

اسی طرح نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ بٹ جاتی ہے نماز سے۔ اور جلسہ کی تقریروں کے درمیان بھی مائیں اپنے بچوں کو خاموش رکھنے کی کوشش کرتی رہیں اور اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ پیچھے جا کر بیٹھیں۔

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیماپن اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ آپس میں ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں، کسی بھی قسم کی تلخی پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ نہ مہمانوں کی آپس میں نہ مہمانوں اور میزبانوں کی، اور نہ میزبانوں کی آپس میں۔ تو کسی بھی شکل میں کوئی تلخی نہ ہو۔ بلکہ ایک روحانی ماحول ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آتا ہو۔ اور پھر یہ ہے کہ بعض لوگ بلند آواز سے عادتاً تُو تُو مَیں مَیں کر کے باتیں کر رہے ہوتے ہیں یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ تو ان تین دنوں میں ان تمام چیزوں سے جس حد تک پرہیز کر سکتے ہیں کریں بلکہ مکمل طور پر پرہیز کرنے کی کوشش کریں۔ ویسے بھی یہ کوئی ایسی اچھی عادت نہیں۔

دوسرے مختلف قسم کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض اونچا سننے والے ہیں، بعض زبان نہ سمجھنے والے ہیں تو دیکھنے والا بعض دفعہ باتیں کر رہا ہوتا ہے اور ان کی طرف دیکھ کر ہنس رہا ہوتا ہے جس سے بلاوجہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے تو ان چیزوں سے بچنا چاہئے، پرہیز کرنی چاہئے۔

ایک اور ضروری ہدایت یہ ہے کہ بازار بھی جلسہ کے دوران بند رہیں گے۔ تو مہمان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ بلاوجہ جن لوگوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں یا سٹال لگائے ہیں ان کو مجبور نہ کریں کہ اس دوران دکانیں کھولیں یا آپ وہاں بیٹھے رہیں۔ اگر مجبوری ہو تو چند ضروری چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں لیکن انتظامیہ اس بات کا بھی جائزہ لے گی کہ کس حد تک اجازت دینی ہے۔

پھر ہے کہ اسلام آباد کے ماحول میں تنگ سڑکوں پر چلنے میں احتیاط اور شور و غل سے پرہیز کریں۔ یہ باہر سے آنے والوں کے لئے خاص طور پر یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس ماحول میں یہ نہ سمجھیں کہ آبادی نہیں ہے۔ تھوڑی بہت آبادی تو ہوتی ہے تو بلاوجہ شور و غل نہیں ہونا چاہئے۔

پھر گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔ نہ بیت الفضل کی سڑکوں پر اور نہ اسلام آباد میں۔

ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔ یہاں قیام کے دوران دوسرے ملکی قوانین کی بھی پوری پاسداری کریں، پوری پابندی کریں اور بالخصوص ویزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے ضرور واپس تشریف لے جائیں۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ کی نیت سے ویزا لے کر یہاں آئے ہیں انہیں بہرحال اس کی بہت سختی سے پابندی کرنی ہوگی۔

پھر صفائی کے آداب ہیں۔ ٹائلٹ میں صفائی کو ملحوظ رکھیں۔ یاد رکھیں کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔ پھر یہ ہے کہ خواتین کے لئے ہدایت ہے کہ خواتین گھومنے پھرنے میں احتیاط اور توجہ کی رعایت رکھیں۔ تاہم جو خواتین احمدی مسلمان نہیں اور پردے کی ایسی پابندی نہیں کرتیں ان سے صرف پردے کی درخواست کرنا ہی کافی ہے۔ ہرگز کوئی زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہونی چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے کسی احمدی کو بھی نقاب کی دقت ہو تو پھر ایسی خواتین میک اپ میں نہیں ہونی چاہئیں۔ سادہ رہیں کیونکہ میک اپ کرنا بہرحال مناسب نہیں۔ سر ڈھانپنے کی عادت کو اچھی طرح سے رواج دیں۔ ایک ایسا ماحول پیدا ہو، خواتین کی طرف سے نظر آنا چاہئے کہ روحانی ماحول میں ہم یہ دن بسر کر رہے ہیں۔ پردہ نہ کرنے کے بہانے نہیں تلاش ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی مجبوری ہے تو بہرحال جس حد تک حجاب ہے اس کو قائم رکھنا چاہئے اور یہ حکم بھی ہے۔

پھر ایک ہدایت ان لوگوں کے لئے ہے جو بعض دفعہ، عموماً تو یہ نہیں ہوتا، لیکن بعض دفعہ بعض مقامی لوگ لفٹ دیتے ہیں مہمانوں کو اور پیسوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو بہرحال مہمان نوازی کے پیش نظر اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

پھر مہمانوں کی عزت و احترام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے ان کی بے لوث خدمت کریں۔ یہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں۔ کارکنان کو مہمانوں کے ساتھ نرم لہجہ اور خوش دلی سے بات کرنی چاہئے۔ اس میں پہلے بھی حدیث کے حوالے سے عرض کر چکا ہوں۔ نظم و ضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کریں اور ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔ پھر ایک چیز یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ ان دنوں میں بعض دفعہ کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے۔ کھانے کے آداب میں تو یہ ہے کہ جتنا پلیٹ میں ڈالیں اس کو مکمل ختم کریں۔ کوئی ضیاع نہیں ہونا چاہئے۔ بلاوجہ حرص میں آ کر زیادہ ڈال لیا یا دیکھا دیکھی ڈال لیا۔ اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں کہ اس قسم کی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس کا دوسروں پر برا اثر پڑ رہا ہو۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کھانا جو ضائع ہو رہا ہوتا ہے اکثر کارکنان کا یہ قصور نہیں ہوتا بلکہ لینے والے کا قصور ہوتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے عرض کیا ہے اتنا ہی لیں جتنا آپ ختم کر سکیں۔ لیکن کارکنان کے لئے بہرحال یہ ہدایت ہے کہ اگر کوئی مطالبہ کرتا ہے کہ مزید دو اور زیادہ لے لیتا ہے تو اسے نرمی سے سمجھائیں۔ سختی سے کسی مہمان کو بھی انکار نہیں کرنا اور نہ یہ کسی کارکن کا حق ہے۔ پیار سے کہہ سکتے ہیں کہ ختم ہو جائے تو دوبارہ آ کر لے لیں۔

پھر صفائی کے متعلق پہلے بھی مَیں نے کہا تھا۔ غسل خانوں کی صفائی۔ یہاں یہ ہے کہ عمومی صفائی۔ کھانا جہاں آپ کھا رہے ہوں ان جگہوں پر بعض لوگ کھانا کھا کر خالی برتنوں کو وہیں رکھ جاتے ہیں اور ڈسٹ بن میں نہیں ڈالتے۔ اور یہ معمولی سی بات ہے۔ ایک تو کارکنان کا کام بڑھ جاتا ہے۔ اس عرصہ میں وہ کوئی اور کام کر سکتے ہیں۔ دوسرے گندگی پھیلتی ہے جو ویسے بھی حکم ہے کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔ تو جیسا کہ پہلے مَیں نے عرض کیا تھا کہ سڑکوں کی اور گراؤنڈز کی اور جلسہ گاہ کی صفائی کریں۔ تو ہر جگہ پورے ماحول کی صفائی کی ضرورت ہے۔ اور صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اس ماحول میں ظاہری صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ تو بلاوجہ انتظامیہ کو بھی اعتراض کا موقع نہ دیں اور اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیں کہ صفائی کو ہر صورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے۔

پھر یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے۔ اور نہ یہ صرف میل ملاقات اور خرید و فروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ خواتین میں یہ دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اکٹھی ہوئیں، باتیں کیں اور بس ختم۔ اور یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا تقریریں ہوئیں اور کیا کہا گیا، کس قسم کے تربیتی پروگرام تھے۔ تو انتظامیہ اس بات کی خاص نگرانی رکھے۔ اب دنیا میں ہر جگہ، بعض اور جگہوں سے بھی شکایات آ جاتی ہیں کہ جلسوں میں یہ یہ بدانتظامی ہوئی۔ تو ہمارے احمدی ماحول میں دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جلسے ہو رہے ہوں اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

پھر بعض دفعہ شکایات آ جاتی ہیں کہ باہر سے آنے والے یہاں اپنے عزیزوں سے، تعلق والوں سے، رشتہ داروں سے قرض لینا شروع کر دیتے ہیں شاپنگ کرنے کے لئے۔ تو یہ بھی قناعت کی صفت کو گدلا کرنے والی بات ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اتنا ہی خرچ کرنا چاہئے جتنی توفیق ہے آپ کو۔ اب یہاں کوئی شاپنگ کرنے کے لئے تو نہیں آئے۔ جس غرض کے لئے آئے ہیں وہ جلسہ سالانہ ہے، اپنی تربیت کے لئے ایک روحانی ماحول میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں تو اسی روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور دنیا کو چھوڑیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے عرض کیا تھا مہمان نوازی کے سلسلہ میں کہ تین دن کی مہمان نوازی تو ہے لیکن جو لوگ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے گھروں میں ٹھہرتے ہیں تو اگر وہ شوق سے ان کو ٹھہرا بھی لیا جائے تو ہرگز مہمان نوازی نہیں بلکہ اقرباء کے حق میں آتے ہیں۔ ان کو جتنا ٹھہرا سکتے ہیں ٹھہرائیں۔ یہ نہیں کہ انتظامیہ نے کہہ دیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرو تو اپنے تعلقات ہی بگاڑ لیں۔

پھر ایک بہت اہم چیز ہے حفاظتی نقطہ نگاہ سے نگرانی کرنا۔ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کر دیں۔ خود کسی سے بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہئے۔ جہاں ہر آدمی جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے وہ اپنے ماحول پر نظر رکھے اور اگر اطلاع کرنا ہو انتظامیہ کو تو اس کے متعلق خبردار رہنا چاہئے تاکہ ہر حرکت کی فوری کارروائی آپ دیکھ سکیں، نوٹ کر سکیں اور جو کارروائی ہو سکے، کسی ساتھ والے کو بتا سکیں جو انتظامیہ تک پہنچا دے۔ اس کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہر آدمی زیادہ دور تک نظر تو نہیں رکھ سکتا۔ مگر اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہرحال نظر رکھیں جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو یہی بہت بڑی سیکیورٹی ہے جماعت احمدیہ کی۔

شاید بعض وجوہ کی بنا پر انتظامیہ اپنا چیکنگ کا نظام اس دفعہ جلسہ پر سخت کرے۔ تو ان سے مکمل تعاون کریں اور خاص طور پر خواتین۔ ان میں صبر کچھ کم ہوتا ہے، جلدی بے صبر ہو جاتی ہیں۔ تو ان کو بھی مکمل تعاون کرنا چاہئے۔ یہ بھی ہماری ٹریننگ کا ایک حصہ ہے۔ اور آپ کے فائدے کے لئے ہی ہے۔ تو اس بارہ میں خاص تعاون کی اپیل ہے۔ اسلام آباد کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔ حفاظت کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے۔ اور یہ تاثر نہ پڑے کہ آپ

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

فون ریلوے روڈ 0092-4524-214750

فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 0092-4524-212515

مجبوراً آمادہ کیئے گئے ہیں۔ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں۔ اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلا دیں۔ اس سے ایک تو انتظامیہ کو پتہ لگتا رہے گا کہ ہر ایک کو کارڈ Issue ہوا ہوا ہے۔ اور یہ تو پتہ ہی ہے کہ ہر ایک کو کارڈ Issue ہے۔ اس سے یہ پتہ لگ جائے گا کہ جو کارڈ کے بغیر ہے اس کی چیکنگ کرنی ہے۔ دوسرے ہر آنے والا مہمان یا جو بھی شامل ہو رہا ہے جلسہ میں اس کو بھی احساس ہوگا کہ یہ کارڈ کے بغیر ہے اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ ہے کہ قیمتی اشیاء اور نقدی وغیرہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ اور یہ آپ کی اپنی ذمہ داری ہے انتظامیہ ہرگز اس کی ذمہ داری نہیں لے گی۔

اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس جلسہ کو ہرگز عام دنیاوی جلسوں یا میلوں کی طرح نہ سمجھا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے"۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ "یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۴۴۰-۴۴۳)

تو ان ساری باتوں کو مدنظر رکھیں اور سب سے اہم دعا ہے۔ دعاؤں پر زور دیں۔ جلسہ پر آتے بھی اور جاتے بھی دعاؤں سے سفر شروع کریں اور سفر کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں اور بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ جلسوں میں شمولیت کی خاطر گھر سے دیر سے نکلے اور جلسہ میں شامل ہونے کی جلدی ہوتی ہے تو اگر تھکے ہوئے ہیں یا بے آرامی ہے کسی بھی صورت میں آرام کیئے بغیر سفر شروع نہ کریں۔ خاص طور پر وہ لوگ جو خود ڈرائیو کر رہے ہوں بہت احتیاط کریں۔ ذرا سی بے احتیاطی سب کی تکلیف کا باعث بن جاتی ہے اور راستے میں بھی اگر تھکاوٹ یا نیند محسوس کریں تو جو بھی قریبی سروس آئے وہاں رک کر آرام کر لیں۔ ٹریفک کے قوانین کا جیسے میں نے پہلے کہا تھا احترام کریں۔ Speed Limit کی پابندی کریں۔ ان دعاؤں کو یاد رکھیں جو آنحضرت ﷺ سفر سے پہلے کیا کرتے تھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سفر کے ارادہ سے اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے "سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ۔ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ"۔ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی۔ ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا تو ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ یعنی جلد طے ہو جائے، آرام سے طے ہو جائے۔ اے ہمارے خدا تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں بھی خبر گیر ہو۔ اے ہمارے خدا میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل وعیال میں برے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ پھر جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے کہ ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔ اللہ کرے کہ تمام مہمان یہاں آئیں اور جلسے کے تمام فیوض سے فیضیاب ہوں، برکات سے فیضیاب ہوں اور اپنی جھولیاں بھر کر جائیں۔

❀❀❀❀......❀❀❀......❀❀❀❀

ہومینٹی فرسٹ کے تحت

مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کی جانب سے

اوڑی میں زلزلہ زدگان کیلیئے دس روزہ امدادی کیمپ

ہومینٹی فرسٹ UK کی جانب سے دو کنٹینر امدادی سامان پہلے لدھیانہ پہنچا اس کے بعد نظارت امور عامہ اور مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تعاون سے یہ سامان بذریعہ دو ٹرک ناصر آباد کشمیر پہنچایا گیا وہاں محترم صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد اور زونل امیر جماعت احمدیہ انت ناگ کی راہنمائی سے مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر کے خدام کے تعاون سے یہ سامان اوڑی پہنچایا گیا بیس افراد پر مشتمل ایک ٹیم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ نے اوڑی کے ٹاؤن ہال میں کیمپ لگایا دس روز تک متواتر ٹیم اراکین پہلے زلزلہ سے متاثرین افراد سے ملتے ان کے حالات معلوم کرتے اس کے بعد سامان لیکر ان کو دے دیتے قریباً تین ہزار لوگوں سے ہم نے باری باری ملاقات کر کے یہ امدادی سامان تقسیم کیا لوگ ہماری اس حقیر کوشش سے بہت متاثر ہوئے ہم وہاں کے ٹاؤن ہال کے چیئر مین آرمی پولیس کے بہت ممنون ہیں جنہوں نے ہمیں پورا پورا تعاون اس سلسلہ میں دیا اس کیمپ میں ناصر آباد۔ شورت رشی نگر چک ایمر چھ، چک ڈیسنڈ، برازلو کے خدام شامل تھے اس امدادی سامان میں کمبل۔ جیکٹ۔ کوٹ موزے وغیرہ وغیرہ چیزیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور زلزلہ سے متاثرین افراد کو اپنے فضل سے نوازے۔ اور ان کی ہر پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (محمد افضل بٹ زونل قائد کشمیر ناصر آباد)

حیات شمسؓ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی تھی کہ بزرگوں کے حالات زندگی جمع کر کے چھپوانے چاہئیں تا کہ نئی نسل کو ان کی قربانیوں کا پتہ چل سکے اور انکی نیکیوں اور خوبیوں کو اپنایا جاسکے۔ حضورؒ نے خاکسار کو بالخصوص حضرت اباجان مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی جمع کر کے چھپوانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس ارشاد اور ہدایت کے مدنظر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ حضرت اباجان کی سیرت اور حالات زندگی پر مشتمل کتاب جلد مرتب ہو کر شائع کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں مکرم طاہر مرزا صاحب ہماری مدد فرما رہے ہیں۔ ہم سب بھائیوں اور بہنوں کی درخواست ہے کہ اگر کسی صاحب کو حضرت اباجانؓ کے متعلق کوئی واقعہ پتہ ہو یا آپکی سیرت کا کوئی پہلو پتہ ہو تو براہ کرم جلد از جلد لکھ کر مکرم طاہر مرزا صاحب کو جامعہ احمدیہ کے پتہ پر بھجوا کر ممنون فرمائیں نیز اگر ممکن ہو تو خاکسار کو بھی اطلاع دیکر ممنون فرمائیں کہ آپنے یہ تحریر مکرم طاہر مرزا صاحب کو بھجوادی ہے۔

حضرت اباجان ایک لمبے عرصہ تک ربوہ مسجد مبارک میں خطبات جمعہ اور خطبات عیدین حضرت مصلح موعودؓ کے زیر ارشاد فرماتے رہے ہیں نیز لمبا عرصہ ناظر تالیف وتصنیف، مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکتہ الاسلامیہ اور ناظر اصلاح وارشاد رہے ہیں اگر کسی صاحب کے پاس انکا کوئی ذکر خیر ہو تو بھجوا کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔

(منیر الدین شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن)

پتہ مکرم طاہر مرزا صاحب: جامعہ احمدیہ چناب نگر ربوہ ضلع جھنگ پاکستان

درخواست دعا

مکرم آزاد احمد ڈار ولد مکرم محمد علی صاحب ڈار ناصر آباد کشمیر حال مقیم شملہ اپنی اور بیوی کی صحت وسلامتی بچوں کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کے لئے صحت کافی عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے کامل شفایابی اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مکرم حمید اللہ بٹ، غلام نبی لون، شاہد احمد اپنی اور اہل خانہ کی صحت وسلامتی بچوں کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کاروبار میں برکت تمام مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (مبارک احمد شاد معلم شملہ ہماچل)

خاکسار کے ہاں ایک بچی پیدا ہو کر وفات پا گئی ہے اسکے بعد کوئی اولاد نہیں ہوئی نعم البدل صالح اولاد ہونے کے لئے، اہلیہ، والدین، بہن بھائیوں کی صحت وسلامتی کامل شفایابی کے لئے

اسی طرح ایک دوست مکرم ضیاء الرحمان صاحب بنگالی نومبائع کے کاروبار میں خیر وبرکت، نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عزیز احمد اسلم سہارنپوری مبلغ سلسلہ خانپور امرتسر پنجاب)

معذرت وتصحیح: اخبار بدر بجریہ 8 نومبر 2005 شمارہ نمبر 45 میں مکرم ڈاکٹر فاتح سلطان صاحب آف ممبئی کی دو نظمیں شائع ہوئی ہیں۔ نوٹ میں غلطی سے یہ لکھا گیا ہے کہ 'جو ایک غیر احمدی دوست ہیں' حالانکہ موصوف احمدی دوست ہیں۔ ادارہ اس غلطی پر نادم اور معذرت خواہ ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

(بزرگوں کی تعظیم کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222

2243.0794

رہائش: 2237-8468, 2237-0471

جے کے جیولرز

کشمیر جیولرز

J. K. JEWELLERS

KASHMIR JEWELLERS

Shivala Chowk Qadian (INDIA)

Mfrs & Suppliers of :

GOLD & DIAMOND JEWELLERY

Lucky Stones are Available hear

چاندی و سونے کی انگوٹھیاں

خاص احمدی احباب کیلئے

الیس اللہ بکاف عبدہ

Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:

kashmirsons@yahoo.co.in

بقیہ صفحہ (1)

چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے اور اسکے پاک انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے جو اس کو خدا تعالیٰ پر ایک سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے اس صحبت میں صدق دل سے رہ کر وہ خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات کو دیکھتا ہے جو ایمان کو بڑھانے کے ذریعے ہیں۔

جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اسمیں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو اسمیں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی انمیں ہی ہوگا۔

صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کونوا مع الصادقین کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ انهم قوم لا يشقى جليسهم۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور رہے۔ (ملفوظات ج ۶ ص ۲۴۵۔۲۴۹)

بقیہ صفحہ (1)

اس جزیرے میں احمدیت ۱۹۱۲ میں آئی اس موقعہ پر یہاں کے ابتدائی احمدیوں کے نام بھی حضور انور نے بیان فرمائے۔

فرمایا بہر حال لمبی فہرست ہے جو ۱۹۱۲ سے لیکر ۱۹۲۰ کے عرصہ میں احمدی ہوئے انہیں مخالفتوں کا بھی سامنا کرنا پڑا بعض کے خلاف قتل کے منصوبے بھی بنائے گئے لیکن جس سچائی کو وہ پہچان چکے تھے اس سے وہ پیچھے نہ ہٹے بلکہ پہلا مبلغ آنے تک انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلیفہ وقت سے براہ راست تربیت پانے والے کسی کو دیکھا بھی نہیں تھا اس کے باوجود اخلاص و وفا میں بڑھتے رہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی پر وہ ایمان لانے والے تھے اور ماننے کی فکر میں رہتے تھے کہ کہیں ہم سے یا ہماری نسلوں سے یہ ایمان ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ مکرم ایم اے سلطان غوث صاحب نے حضور کی خدمت میں جماعت کے حالات کے بارے میں لکھ کر مبلغ بھجوانے کی درخواست کی اپنی وفا اور تعلق کا اظہار کیا آخر میں لکھا پیارے آقا آپ ہمیں سیدھا راستہ دکھائیں ہمیں اپنے مذہب کی تعلیم سے مزید آشنا کریں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت جاننے کے لئے لکھا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح کی کوئی جلد بھیجی جائے تو مجھ پر احسان ہوگا فرمایا ان لوگوں کو مزید سیکھنے کا بہت شوق تھا اور بار بار مبلغ کا مطالبہ کرتے تھے۔ آخر ۱۹۱۵ میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب ماریشس پہنچے لیکن پورٹ پر ہی انکو روک لیا گیا اور مسلمانوں کی طرف سے واپس بھجوانے کی بہت کوشش ہوئی آخر روشن علی صاحب بھنو کی ۳۰ ہزار روپے کی ضمانت پر انہیں ماریشس آنے کی اجازت ملی صوفی صاحب کی کوششوں سے جماعت آہستہ آہستہ بڑھنی شروع ہوئی۔ دوسرے مبلغ یہاں حافظ عبید اللہ صاحب آئے اور آپنے انتھک محنت سے جماعت کو آگے بڑھایا یہیں انکی وفات ہوئی انکی وفات پر خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ مولوی عبید اللہ ہمارے ملک میں سے تھا جس نے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ دین کے لئے زندگی وقف کرنا اور پھر اس عہد کو نبھانا دونوں باتوں کو جانتا تھا شہادت کا پہلا موقعہ عبید اللہ کو ملا یعنی ہندوستان کے کسی شخص کی شہادت کا۔ فرمایا ہمیں اسکی موت پر فخر ہے اسکے ساتھ صدمہ بھی ہے کہ ہم میں سے ایک نیک پاک روح جو شب و روز خدا کے دین کی خدمت میں مصروف تھی جدا ہو گئی پھر صوفی غلام محمد صاحب کی واپسی پر حضرت حافظ جمال احمدؓ کو خلیفہ ثانیؓ نے بھجوایا آپنے روانگی سے قبل درخواست کی کہ اپنے ساتھ بچوں کو لے جانے کی اجازت دیں حضور نے اس شرط پر اجازت دی کہ پھر ساری زندگی وہیں گذارنی ہوگی واپسی کی کبھی اجازت نہیں ہوگی جب انکے بچے جوان ہوئے تو رشتوں کے لئے آنے کی اجازت چاہی حضور نے فرمایا نہیں وعدے کے مطابق وہیں رہیں مالی وسائل اتنے نہیں تھے کہ واپس بلایا جا سکتا۔ حافظ جمال صاحب نے بھی احمدیت کی تبلیغ کا خوب حق ادا کیا۔ مسلموں غیر مسلموں میں احمدیت کا خوب پیغام پہنچایا اور آپ وہیں دفن ہوئے بچے بھی وہیں ہیں انکی وفات پر حضرت خلیفہ ثانیؓ نے انکی خدمات و کام کا ذکر فرمایا نیز فرمایا وہ زمین مبارک ہے جسمیں ایسا اولو العزم اور پارسا انسان دفن ہوا فرمایا ان سب کا ذکر اس لئے کیا ہے تاکہ آپ کو احساس رہے کہ پرانے بزرگوں نے مبلغین نے احمدیت کو پھیلانے کے لئے کیا کام کئے ہیں کچھ نہ کچھ پتہ چل جاتا ہے کہ کیسے وہ قربانیاں دیتے رہے۔ ہر حال میں ان لوگوں نے قربانیوں کی اعلیٰ مثالیں قائم کی ہیں آپ انکی قربانیوں کو بھلا نہ دیں ہمارے مبلغین کی قربانیاں قابل تقلید ہیں اپنے بزرگوں کے اس عمل اور احمدیت کے لئے درد کو بھلا نہ دیں جیسے ان بزرگوں نے حضور کی تعلیم کو سیکھنے اور زندگیوں کا حصہ بنانے اور آگے پھیلانے کی کوشش کی آپ بھی اسپر عمل کریں۔

آپ کے بزرگوں نے احمدیت کو اس لئے قبول کیا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے حکم و ارشاد پر عمل کرنے کی کوشش کی انہوں نے احمدیت کی تبلیغ کو آگے اس لئے پھیلایا کہ آنحضرت کے ارشاد کے مطابق کہ جو اپنے لئے پسند کرو اپنے بھائی کے لئے پسند کرو انہوں نے اس فرض کو ادا کیا آپ کا بھی فرض ہے کہ اس نکتہ کو سمجھیں جہاں آپ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اپنی نسلوں میں بھی احمدیت کی تعلیم کو دلوں میں راسخ کرنے کی کوشش کریں اس خوبصورت تعلیم کو دوسروں تک بھی پہنچائیں فرمایا یہ کام تب کر سکیں گے جب اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ نے وعدہ کیا ہے "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ اور ۱۹۰۷ء میں ہی یہ پیغام اس جزیرے میں پہنچ گیا۔ جسکو زمین کا کنارہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور بغیر مبلغ کے دلوں کو حضور کی طرف کھینچا اب تو اللہ نے حضرت مسیح موعود کو وسائل بھی عطا کر دیے ہیں۔ جن سے ۲۴ گھنٹے آپکا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ یہ خدا کی اٹل تقدیر ہے اس نے انشاء اللہ پورا ہو کر رہنا ہے کہ اللہ نے مسیح موعود کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے۔ اور دل پھیرنے ہیں جیسے آج مخالفین آپ کے خلاف نعرے لگاتے ہیں اس ابتدائی زمانے میں بھی نعرے لگاتے تھے۔ جب احمدیوں کی تعداد صرف چند ایک تھی انکے خلاف سخت منصوبے بنائے جا رہے تھے۔ اللہ نے ان کی تضرعات کو سنا اور ہر شر سے احمدیت کو محفوظ رکھا۔ ان ابتدائی مخلصین میں سے چھ اور کا بھی حضور انور نے ذکر فرمایا۔ فرمایا یہ سب ابتدائی احمدی تھے ان کا نام میں نے اس لئے لیا ہے کہ ان کی اولادوں کو احساس ہو کہ ہمارے بزرگوں نے اس تعلیم کو اپنایا اور اس پر قائم رہے۔ فرمایا یہ لوگ ہمیشہ اللہ کے حضور جھکے رہے اور اخلاص و وفا کو بڑھاتے رہے۔ اور اس بات کو اپنی نسلوں میں بھی قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں انکے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ بھی یہ اعمال بجا لائیں اس اہم کام کو دنیا کی چکا چوند میں اور دنیا کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے بھول نہ جائیں آپ کا یہ وفا کا تعلق عارضی نہ ہو۔

فرمایا جیسا کہ میں نے کہا ہے اگر آپ نے اپنے دلوں میں اپنی اولادوں کے دلوں میں یہ اخلاص و وفا کا تعلق قائم رکھا تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ترقی کے قدم دیکھتے رہیں گے۔ پس ہر وقت اس کوشش میں رہیں کہ قرآنی تعلیم کے مطابق زندگیاں ڈھالنے والے ہوں آنحضرت ﷺ کی سنت پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں اور مسیح موعودؑ کی تعلیم کو مکمل طور پر اپنانے والے ہوں مسیح موعودؑ ہم سے کیا چاہتے ہیں کیسی تبدیلی آپ پیدا کرنی چاہتے ہیں اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش کر کے حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کے مطابق ہر احمدی کو چاہئے کہ خدا سے زندہ تعلق جوڑے اللہ کی طرف توجہ کرے۔ نمازوں کی طرف توجہ کرے۔ عبادات کی طرف توجہ صرف رسمانہ ہو بلکہ حقیقت میں یہ نیکیاں اللہ تعالیٰ کا تقوی دل میں قائم رکھتے ہوئے ہو رہی ہوں فرمایا اگر اللہ کے بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو ایسے لوگوں کی عبادتیں دوسروں پر نیک اثر ڈالنے کی بجائے بد اثر ڈال رہی ہوتی ہیں۔ اور انکو بھی دینی فائدہ نہیں دے رہی ہوتیں۔

فرمایا جہاں آپ حقوق اللہ ادا کر رہے ہوں وہاں حقوق العباد بھی ادا کرنا ضروری ہے۔ فرمایا حقوق العباد میں آپس میں محبت اور بھائی چارے کا تعلق پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہی بنیادی چیز ہے جس سے ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرتا ہے پس اس بنیادی چیز کو پکڑ لیں جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کی ناراضگیاں دور کر کے محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھیں۔ اس سے خدا سے تعلق مزید مضبوط ہوگا۔ اور مزید نیکیاں اختیار کرنے اور برائیاں چھوڑنے کی توفیق ملے گی۔ فرمایا حضرت مسیح موعودؑ تو اپنی جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بہت اونچا دیکھنا چاہتے ہیں۔ جہاں ان معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے عبادات کی طرف توجہ کریں وہاں آپس کی محبت و پیار اور ایک جان ہونے کی طرف بھی توجہ کریں

فرمایا ہر احمدی کو چاہئے کہ آپس کے لڑائی جھگڑے اور آپس کے اختلافات ختم کر دے۔ اور اللہ کے حکم کے مطابق صبر سے کام لے۔ فرمایا غیروں کے مقابلہ میں تو ہم صبر سے کام لیتے ہیں۔ لیکن آپس میں بعض اوقات چھوٹی چھوٹی باتوں پر مہینوں سالوں ناراضگیاں چلتی رہتی ہیں۔ حالانکہ ہمیں تو یہ حکم ہے کہ آپس میں زیادہ پیار و محبت کا سلوک کرو۔ فرمایا جو وقار آپ کے بڑوں نے بنایا اور مخالفت کے باوجود جماعت کو ایک مقام دلانے کی کوشش کی پھر اللہ نے ان کی قربانیوں کو قبول فرمایا آج ان کا نام جماعت کی تاریخ کا حصہ ہے۔ آپ بھی یاد رکھیں کہ جماعت کی خاطر، اللہ کی خاطر اگر آپ ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کرنے کی کوشش کریں گے تو جہاں آپ جماعت کا وقار قائم کر رہے ہونگے وہاں اللہ کے حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پیار بھی حاصل کر رہے ہونگے اور اللہ کا پیار حاصل کرنے والا یقیناً اس کے فضلوں کا وارث ٹھہرتا ہے اس کی نسلیں بھی اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوتی ہیں اور انکا مخالفین پر بھی رعب قائم رہتا ہے۔ انکے اعلیٰ نمونے دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے والے ہوتے ہیں پس دعوت الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ آپس کے اختلافات دور ہوں ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی فکر ہو یہی چیز آپ میں مضبوطی پیدا کرے گی۔ اور آپ کو تبلیغ کے میدان میں بھی آگے لے جانے والی ہوگی۔ فرمایا اللہ کی خاطر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے جہاں اپنی کمزوریوں کو دور کریں وہاں تبلیغ میں بھی آگے بڑھیں اللہ آپ کی رہنمائی کرے۔ ☆☆☆

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

-گئے ہیں۔155 ہے۔حضور انور نے ایک چرچ کا بھی معائنہ فرمایا۔گائیڈ نے بتایا کہ یہ چرچ ایک ہزار سال پرانا ہے۔ یہ چرچ لکڑی کا بنا ہوا ہے اور بڑا خوبصورت اور مضبوط ہے اور نقش ونگار نے اس کو مزید خوبصورت بنا دیا ہے۔ یہ چرچ Stave Church کہلاتا ہے۔ حضور انور اس کے اندر تشریف لے گئے اور گائیڈ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد گائیڈ نے حضور انور کو کئی سو سال پرانا ایک رہائشی مکان دکھایا اور اندر لے جاکر اس مکان کا معائنہ کروایا۔ اور ان لوگوں کے رہن سہن کے بارہ میں مختلف معلومات بہم پہنچائیں۔یہ سارا مکان بھی بڑی مضبوط لکڑی سے بنا ہوا ہے۔اس میوزیم میں 1928ء کا ایک پٹرول اسٹیشن اور 1937 کا ایک پوسٹ آفس بھی رکھا گیا ہے۔

یہ میوزیم 1894ء میں قائم کیا گیا تھا جس میں پندرھویں صدی سے لے کر موجودہ صدی تک کے مختلف گھر، ملک کے مختلف علاقوں سے لاکر رکھے گئے ہیں۔یہ گھر دو دو منزلہ ہیں اور بعض ایک منزل پر مشتمل ہیں۔سونے کے لئے بیڈ(Beds)وغیرہ لکڑی کے ہی ہیں جو عمارت کے ساتھ ہی فکس ہیں اور لکڑی کے ہی بنے ہوئے ہیں۔ان پر نرم گدیلا وغیرہ بچھالیا کرتے تھے۔اس زمانے کے برتن وغیرہ بھی بعض گھروں میں موجود ہیں۔بعض دوکانوں میں اس زمانے کے قدیم اوزار وغیرہ بھی پڑے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے مختلف راستوں پر چلتے ہوئے اس Open Air میوزیم کے مختلف حصے دیکھے۔

اس میوزیم کے ایک ریسٹورنٹ میں ریفریشمنٹ وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس میوزیم کے وزٹ سے فارغ ہو کر حضور انور کچھ دیر کے لئے ساحل سمندر پر تشریف لے گئے۔سمندر کا یہ حصہ ایک جزیرہ نما ہے اور Bygdoy کہلاتا ہے۔ یہ علاقہ خوبصورت سیر گاہ ہے۔کچھ دیر کے لئے حضور انور نے یہاں چہل قدمی فرمائی۔اس کے بعد یہاں سے واپسی ہوئی۔اور پونے تین بجے حضور انور مسجد نور اوسلو تشریف لے آئے۔اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مکرم سید کمال یوسف صاحب (سابق مبلغ ناروے، سویڈن، ڈنمارک) کے گھر پیدل تشریف لے گئے۔کمال یوسف صاحب کا گھر مسجد نور اوسلو کے قریب ہی ہے۔کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور واپس تشریف لے آئے۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔اوسلو کے مختلف حلقوں کی 47 فیملیز کے 180 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

22/ستمبر 2005ء بروز جمعرات:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری امور سرانجام دیئے۔

پانچ بجکر ۲۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی علاقہ میں ایک قریبی پارک Frogner میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔اس سرسبز وشاداب پارک میں پیدل سیر کے لئے مختلف راستے بنے ہوئے ہیں۔قریباً پچاس منٹ کی سیر کے بعد سوا چھ بجے حضور انور واپس تشریف لائے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج اوسلو (Oslo) شہر کے مختلف حلقوں کی ۴۷ فیملیز کے ۱۸۶ افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

23/ستمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد نور اوسلو میں تشریف لاکر پڑھائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جماعت نے مسجد نور سے ۱۶ کلومیٹر کے فاصلہ پر Furuseth Forum کے علاقہ میں ہال حاصل کیا تھا۔ ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے روانگی ہوئی۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر، اوسلو (ناروے) کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ناروے کی جماعت کو مالی تحریک کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا دوہرا ثواب ہے۔ایک تو مالی قربانی کرکے آپ ثواب حاصل کر رہے ہوں گے تو دوسرا ثواب یہ ہے کہ آپ کی یہ مالی قربانی مسجد کے لئے ہے اور مسجد کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مسجد تعمیر کرتا ہے وہ جنت میں گھر بناتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ ناروے نے چند سال پہلے اپنی ضرورت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے ایک مسجد بنانے کا وعدہ کیا تھا۔لیکن بدقسمتی سے یہ وعدہ پورا نہیں ہوسکا۔ہر ایک نے دوسرے کو الزام دینے کی کوشش کی۔بہرحال ایک لمبی کہانی ہے۔سوائے ایک بیسمنٹ کے کچھ تعمیر نہ ہوسکا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ افراد جماعت نے بہت قربانیاں کی ہیں شاید اپنی طاقت سے بڑھکر پیش کی ہیں۔لیکن ایک احمدی جب وعدہ کرتا ہے تو پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن شاید آپ لوگوں کی اس طرف توجہ نہ ہوئی یا پوری طرح آپ کو توجہ نہیں دلائی گئی اور یہ احساس نہ ہوا کہ ہم مسجد کے تعمیر کے عہد کو پورا نہ کرکے دنیاوی نقصان اٹھا رہے ہیں۔جماعت نے زمین حاصل کی۔اس پر خرچ ہوا۔پھر کونسل نے بھی اعتراض کیا۔دوسری مختلف تنظیموں نے بھی شور مچایا اور جو اس پر خرچ ہو چکا ہے وہ اس قدر ہے کہ اب فروخت کریں تو وہ قیمت نہیں ملتی۔

حضور انور نے فرمایا لیکن مجھے یقین ہے، جماعت کی سوسالہ تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جماعت کے افراد نے جب ایک منصوبہ کے تحت ایک ہوکر کام شروع کیا ہے تو اسے خدا کے فضل سے انجام تک پہنچایا ہے۔آپ بھی اس ارادے سے کام شروع کریں تو مسجد یقیناً بن سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے آپ کے مردوں عورتوں کے چہروں پر اخلاص کے جذبات دیکھے ہیں۔میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے۔بعض دوسری کمیاں ہیں انہیں دور کریں۔ایک دوسرے سے تعاون کریں خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔خدا تعالیٰ ایسے طریق پر آپ کے وعدوں کے سامان پورا کرنے کے سامان فرمائے گا کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔

حضور انور نے فرمایا: جو کمزور ہیں ان کو ساتھ لے کر چلیں۔ان کو بتائیں کہ خدا کا گھر بنانے کے کیا فوائد ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ نئے سرے سے پلاننگ کریں۔سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے منصوبہ بندی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آج دنیا میں ہر جگہ مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔آج دنیا میں دشمن جہاں اس کا زور چلتا ہے ہماری مساجد کو نقصان پہنچانے یا بند کروانے کی کوشش کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج ان ملکوں میں جہاں امن ہے۔مالی حالات بہتر ہیں خدا کے نام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔اگر بہتر حالات ہونے کے بعد آپ نے خدا کے گھر اور اس کے روشن میناروں کو تعمیر نہ کیا تو یہ ناشکری ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ یہ آخری موقع ہے اگر اب اجازت ملنے کے بعد تعمیر نہ کرسکے تو زمین ہاتھ سے نکل جائے گی اور یہ ناشکری ہوگی۔اور رقم جو لگی ہے وہ ضائع ہو جائے گی۔پس آج ایک ہوکر خدا کی رضا کے لئے اس گھر کی تعمیر کریں تو جنت میں اپنے گھر بنا رہے ہوں گے۔ہر بڑے کام کے لئے بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: دیکھیں اگر آج آپ نے یہ موقع ضائع کر دیا تو بعد میں جماعت کی کئی مساجد اس ملک میں بنیں گی۔لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع ملا تھا لیکن یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔خدا نہ کرے کہ کبھی یہ موقع آئے۔پس آپ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ دل سے فدا ہیں۔پس نوجوان توجہ کریں، بوڑھے بھی توجہ کریں اور عورتیں بھی توجہ کریں۔بچے بھی پیچھے پڑیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: آپ کے اخلاص و وفا میں کوئی شک نہیں ہے۔گزشتہ سال ۶۷ موصی تھے اب بڑھ کر ۱۹۱ ہوگئے ہیں۔اب ہوسکتا ہے کہ آپ جلد نصف تک کے ٹارگٹ تک پہنچ جائیں۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگ مالی قربانیاں کرتے ہیں۔پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔صرف توجہ کی ضرورت ہے۔سر جوڑ کر بیٹھیں گے تو برکت پڑے گی۔پس آپ میں سے ہر ایک آج اس ارادے کے ساتھ اٹھے کہ چاہے جو مرضی ہو جائے، جو مرضی بیت جائے ہم نے اس گھر کو تعمیر کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب دستور علیحدہ شائع کیا جارہا ہے۔

تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

بیعت کی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین افراد، دو مرد احباب اور ایک خاتون نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔دونوں مرد احباب نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر کے قطعہ زمین اور اب تک تعمیر ہونے والے ہال اور مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ آرکیٹیکٹ صاحب اور منتظمین کو ہدایات دیں اور فرمایا اب انشاء اللہ یہ مسجد بن جائے گی۔

مسجد بیت النصر کی تعمیر کے لئے یہ قطعہ زمین ۱۹۹۴ء میں حاصل کیا گیا تھا۔یہ قطعہ زمین اوسلو شہر کے علاقہ Forum Furuseth میں واقع ہے۔بہت ہی مناسب اور ہر لحاظ سے موزوں جگہ ہے اور مین ہائی وے کے اوپر ہے۔

اس معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ قبرستان تشریف لے گئے۔احمدیہ قبرستان اوسلو شہر ALFASET GRAVLUND میں واقع ہے۔مسجد بیت النصر کے قطعہ زمین سے اس کا فاصلہ چار کلومیٹر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے قطعہ موصیان تشریف لے گئے اور وہاں پر مدفون موصیان کے لئے دعا کی۔اس کے بعد حضور قطعہ برائے عام قبرستان تشریف لائے اور یہاں پر بھی دعا کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجے واپس مسجد نور اوسلو تشریف لائے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔حضور انور نے تمام قائدین سے باری باری ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہر ایک کو ہدایات سے نوازا۔

نائب صدر صف دوم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے انصار کے لئے آپ کے پروگرام علیحدہ ہونے چاہئیں۔صف دوم کے انصار کے لئے آپ کے لئے آپ نے کوئی پروگرام نہیں بنایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا عہدہ لے لینا اور کام نہ کرنا یہ اپنے نفس کے ساتھ بھی دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی۔حضور انور نے فرمایا کہ انصار اللہ کا کانسٹی ٹیوشن پڑھیں اور کام کریں۔

صدر مجلس انصار اللہ ناروے نیشنل مجلس عاملہ ناروے میں سیکرٹری تعلیم بھی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ بہت سے قائدین عاملہ مجلس انصار اللہ کے پاس جماعت کی نیشنل مجلس عاملہ میں

بھی عہدے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جو مجلس عاملہ انصار اللہ کے عہدیدار ہیں ان کے پاس کوئی دوسرا عہدہ نہیں ہوگا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر ناروے کو فرمایا کہ آپ پہلے یہ جائزہ لیں کہ کس کو جماعت کے عہدہ سے ہٹانا ہے اور کس کو انصار اللہ کے عہدے سے ہٹانا ہے۔ فرمایا پہلے جائزہ لے کر مجھ سے منظوری حاصل کریں پھر ان کو ہٹا کر ان کی جگہ نیا انتخاب کروائیں۔

قائد تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کب تبلیغی دورے کرتے ہیں۔ سال میں کتنے دورے کئے ہیں۔ جس جگہ ایک دفعہ گئے ہیں کیا دوبارہ بھی وہاں کا دورہ کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ انصار اللہ میں سے ٹیمیں نکالیں۔ مختلف علاقوں کے لئے ٹیمیں بنائیں جو وہاں جائیں اور تبلیغ کریں اور پھر مسلسل رابطے رکھیں۔ ٹیموں کو Activate کریں۔ یہ دورے کریں اور بار بار جائیں۔ ایک دفعہ جانے سے تو پتہ نہیں چلتا۔ نہ تو آپ کو قیافہ شناسی ہے کہ ایک دفعہ وہاں جا کر ہی سب کچھ پتہ چل جائے اور نہ ہی اگلا شخص پہلی مرتبہ کھل کر اظہار کرتا ہے۔ فرمایا بار بار رابطہ کریں۔ فرمایا یہاں ترک، بوزنین، سربین ہوں گے۔ جائزہ لیں کہ یہ لوگ کہاں کہاں آباد ہیں۔ کہاں ان کی پاکٹس ہیں وہاں جائیں اور کام کریں اور رابطے اور تعلق بڑھائیں۔

قائد تجنید کو حضور انور نے اپنی تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قاعدہ یہ ہے کہ جو لوگ یہاں سے شفٹ ہوئے ہیں لیکن ان کی کمائی ناروے میں ہے تو چندہ ناروے میں ہی دینا ہے۔

قائد تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ سال میں اجتماع کے علاوہ بھی امتحان لیں۔ کم از کم سال میں ایک دفعہ تو لیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کرلیں اور پھر اس کا امتحان لیں۔

فرمایا آپ نے رسالہ وصیت انصار کو پڑھنے کے لئے دیا ہے تو چیک کریں کہ کتنوں نے پڑھا ہے۔

قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہ بھی جائزہ لیں کہ گھروں میں نمازیں پڑھی جارہی ہیں اور بچے نمازیں پڑھ رہے ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت کررہے ہیں۔ انصار اللہ کو اس طرف مسلسل توجہ دلاتے رہنا آپ کا کام ہے۔ حضور انور نے قائد صحت جسمانی و ذہانت کے کام کا بھی جائزہ لیا۔

قائد عمومی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی مجالس سے ہر ماہ رپورٹس لیا کریں اور مجھے باقاعدگی سے ہر ماہ آپ کی طرف سے رپورٹ آنی چاہئے۔ جس ماہ کوئی کام نہیں ہوا۔ اس ماہ کی رپورٹ میں یہ لکھیں کہ کوئی کام نہیں ہوا لیکن رپورٹ ہر ماہ ضرور بھجوانی ہے۔

قائد مال سے حضور انور نے انصار اللہ کے سالانہ بجٹ، کمانے والے انصار، چندہ مجلس دینے والے انصار اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔ قائد مال لمبا عرصہ ملک سے باہر رہنے کی وجہ سے پوری طرح معلومات پیش نہ کرسکے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں ہدایت فرمائی کہ اگر آپ ملک سے باہر رہتے ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ جماعت سے، نظام سے اور اپنے عہدے سے انصاف کرتے ہوئے اپنا اسسٹنٹ بنا کر رکھنا تھا۔ چندہ کے معیار کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پیسے اکٹھے کرنا مقصد نہیں ہے۔ احساس دلانا مقصد ہے کہ قربانی کیا چیز ہے۔

قائد ایثار کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بوڑھوں کے پاس چلے جایا کریں۔ اسی طرح ہسپتالوں میں جایا کریں۔ مریضوں کی عیادت کریں، پھل پھول وغیرہ ساتھ لے کے جائیں۔ اس طرح رابطے اور تعلقات بڑھیں گے اور خدمت بھی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا یہ کمال نہیں ہے کہ آپ نے کیا کام کیا۔ کمال یہ ہے کہ آپ نے دوسروں سے کیا کام کروایا۔ فرمایا آپ سب اپنے عہدوں کا حق ادا کریں اور وقت دیا کریں۔ فرمایا یہاں انصار کی بڑی تعداد نہیں ہے آپ ہر ایک کو Active کرسکتے ہیں۔ آپ کو تو دنیا کے لئے نمونہ ہونا چاہئے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

مجلس انصار اللہ کی میٹنگ کے بعد چھ بجے واقفین نو بچوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سفیر احمد زرتشت نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم فراز احمد چوہدری نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم نبیل احمد انور نے آنحضرت ﷺ کی وہ حدیث پیش کی جس میں آنحضرت ﷺ نے اپنے پیارے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب تم اس کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا خواہ اس کے لئے تمہیں برف پر گھٹنوں کے بل چل کر ہی کیوں نہ جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔

بعد ازاں پانچ بچوں عزیزم دانیال احمد، عدنان احمد انور، بلال ناصر، عامر ندیم خان اور عزیزم سید ریان احمد نے مل کر گروپ کی شکل میں آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ "یاعین فیض اللّٰہ و العرفان" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد میں ان اشعار کا اردو ترجمہ عزیزم نبیل ناصر نے پیش کیا۔

اس عربی قصیدہ کے بعد عزیزم ایاد احمد زرتشت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال" ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد عزیزم عامر ایق احمد نے آنحضرت ﷺ کی سیرت "امن کا پیغامبر" کے عنوان پر تقریر کی۔ پروگرام کے آخر پر عزیزم مصور احمد شاہد نے "ناروے، ایک خوبصورت سرزمین" کے عنوان کے ساتھ ملک ناروے کا تعارف کروایا اور ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائیں۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچوں کو ٹوپیاں عطا فرمائیں اور کھانے پر مشتمل پیکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ واقفین نو بچوں کی یہ کلاس چھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ مدیحہ عروج نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ عفراء فرحت نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ بارعہ ماہم نسیم نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق عالیہ کے بارہ میں حدیث پیش کی۔

جس کے بعد عزیزہ راحیلہ ہارون اور کومل مدثر ساجد نے مل کر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کا منظوم کلام۔

بدرگاہ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

بعد ازاں "آنحضرت ﷺ کے عورتوں پر احسانات" کے عنوان پر عزیزہ ردا سحر خان نے تقریر کی۔ پروگرام کے آخر پر عزیزہ بشریٰ بدر، عزیزہ قدسیہ بشارت اور عزیزہ سحر طارق نے مل کر "ناروے چھ ماہ دن چھ ماہ رات کی سرزمین" کے عنوان سے ملک ناروے کا تعارف کروایا اور تعارف کرواتے ہوئے ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ واقفات نو بچیوں کی کلاس ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ اوسلو (Oslo) کے مختلف حلقوں کی ۱۵ فیملیز کے ۶۱ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24 ستمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

دس بجکر چالیس منٹ پر ممبر پارلیمنٹ ناروے Mr.Lars Riise حضور انور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ یہ ممبر پارلیمنٹ اس سال اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ سالانہ یو کے پر بھی آئے تھے اور جلسہ کے دوسرے روز انہوں نے مختصر تقریر بھی کی تھی اور حضور انور کے ساتھ ملاقات بھی کی تھی اور بہت متاثر ہو کر واپس گئے تھے۔ آج یہ خاص طور پر حضور انور سے ملنے کے لئے آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ان کی یہ ملاقات ۳۵ منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور نے ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد سوا گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت اوسلو کے ۵۳ خاندانوں کے ۲۳۵ افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں ۱۶ بچے اور ۷ بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ عاملہ کی ممبرات سے باری باری ان کے شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام اور پروگراموں کا جائزہ بھی لیا اور ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں ہر ایک کی تفصیل سے رہنمائی فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کے ساتھ یہ میٹنگ پونے چھ بجے تک جاری رہی۔

استقبالیہ تقریب میں شرکت

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد نور اوسلو سے Grand Hotel جانے کے لئے روانہ ہوئے جہاں جماعت ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

Grand Hotel کا شمار ناروے کے مشہور اور عظیم الشان ہوٹلوں میں ہوتا ہے یہ ہوٹل اوسلو (Oslo) شہر کے وسط میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے واقع ہے۔ چھ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے تو جماعت کی طرف سے ناروے کے سب سے پہلے مقامی احمدی نور احمد بولستاد صاحب نے بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ ہوٹل کے مین دروازہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور چند قدم آگے بڑھے تو ہوٹل کی Lounge میں Loren Skog ضلع کے میئر Mr.Age Tovan لیبر پارٹی کے سیکرٹری اور منتخب وزیر اعظم کے نمائندہ Mr.Rune Takle اور ممبر پارلیمنٹ Mr.Lars Riise ان تینوں نے مل کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور تینوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ہوٹل کے اُس ہال میں تشریف لے گئے جہاں استقبالیہ تقریب کا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم نور احمد بولستاد (Bolstad) صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کیا اور اس تقریب کی غرض وغایت بیان کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فواد محمود خان صاحب نے کی اور اس کا نارویجن ترجمہ عزیزم حمزہ راجپوت صاحب نے پیش کیا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد ضلع LOrn Skog کے میئر جناب Age Tovan صاحب نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ میئر نے کہا کہ گزشتہ سال جماعت ناروے کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے میں نے حضور انور کو ناروے آنے کی دعوت دی تھی اور آج مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ حضور ناروے میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میئر نے کہا کہ ناروے میں مکمل طور پر مذہبی آزادی ہے اور مذہب کا احترام کرنا ہمارا فرض ہے۔ جماعت ناروے کے ساتھ میرے پرانے تعلقات ہیں۔ میں جماعت کے ممبران کو ایک لمبے عرصہ سے جانتا ہوں۔ یہ نہایت اچھے لوگ ہیں انہیں ان کا

احترام کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں علم ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کو کن کن مشکلات کا سامنا ہے۔ ہم اس کے لئے فکرمند ہیں اور ہم پوری طرح آپ کے ساتھ ہیں۔ آخر پر میئر نے ایک دفعہ پھر حضور انور کو اوسلو آمد پر خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں اپنے ضلع کا نشان پیش کیا۔

اس کے بعد اوسلو (Oslo) شہر کے میئر کے نمائندہ Stian Rosland نے اپنی تقریر میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے میئر کی طرف سے جذبات خیر سگالی پیش کئے اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اوسلو کے میئر قبل ازیں حضور انور سے مسجد نور جا کر ملاقات کر چکے ہیں۔ آج انہوں نے مجھے اپنا نمائندہ بنا کر بھجوایا ہے۔

انہوں نے کہا کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ ناروے مسلمانوں کی اقلیت میں بھی ایک اقلیت ہے مگر ناروے میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم کی خدمات کا ذکر کیا کہ یو این او میں اور عالمی عدالت انصاف ہیگ کے صدر کی حیثیت سے اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے ان کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ اسی طرح انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی خدمات کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے ۱۹۷۹ء میں فزکس نوبل انعام حاصل کیا تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آخر پر جماعت کے ممبران کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جماعت کے ممبران پڑھے لکھے اور مہذب لوگ ہیں۔

ان کے بعد تیسرے مقرر ناروے کی لیبر پارٹی کے سیکرٹری Rune Takle صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور ناروے کے نئے منتخب وزیر اعظم Hon.Jens Stolten Berg کی طرف سے معذرت کی کہ وہ بوجہ نہایت ضروری میٹنگ کے نہیں آسکے اور میں ان کی نمائندگی میں آیا ہوں۔

وزیر اعظم ناروے کا پیغام

انہوں نے جناب Jens Stolten Berg صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں نومنتخب وزیر اعظم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ناروے آنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ نومنتخب وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں کہا کہ جماعت کے ممبران ناروے میں قوانین کا احترام کرتے ہوئے ناروے کی ترقی کے لئے بہت کام کرتے ہیں اور ہمارے لئے بہت اہم ہیں اور اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے تعلقات جماعت ناروے کے ساتھ بہت اچھے ہیں اور جماعت ناروے ہمیشہ ہمارے لئے ممد و معاون ثابت ہوئی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تعلقات جماعت کے ساتھ ہمیشہ اچھے رہیں۔

آخر پر انہوں نے ایک دفعہ پھر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور سے مصافحہ کیا اور شکریہ ادا کیا۔ ان کے بعد حضور انور کے خطاب سے قبل آخری مقرر Lars Rise ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ میں لندن جلسہ سالانہ پر گیا تھا اور وہاں بھی حضور انور سے ملا تھا اور جلسہ پر تقریر بھی کی تھی۔ اتنے بڑے مجمع میں تقریر کر کے بہت متاثر ہوا تھا۔

انہوں نے کہا جماعت کے ساتھ میرے پرانے گہرے تعلقات ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کو بہت سی مشکلات ہیں۔ ہم نے ناروے حکومت کی طرف سے آواز اٹھائی اور ہمیشہ اٹھاتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے باہمی روابط اور تعلقات مزید گہرے ہوتے چلے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضور انور نے جس طرح اسلام اور عیسائیت کی مشترکہ اعلیٰ اقدار کی طرف توجہ دلائی ہے۔ خصوصیت سے آپ کا ماٹو Love For All Hatred For None یہ ہمارا مشترکہ اعلامیہ ہے۔ افسوس ہے کہ آپ جیسی پرامن جماعت کو پاکستان اور انڈونیشیا میں تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

موصوف نے اپنی تقریر کے آخر پر کہا کہ ہم بہت خوش ہیں کہ حضور انور ناروے میں تشریف لائے ہیں اور ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ آج حضور انور ہم میں یہاں موجود ہیں۔

حضور انور کا خطاب

ان کے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی مسلمان اسلام کی تعلیم کو قرآن مجید کی ہدایت کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔ قرآن کریم ہمیں Absolute Justic کی تعلیم دیتا ہے۔ ہر صورت میں انصاف اور عدل پر قائم رہتے ہوئے، دشمن کی دشمنی کے باوجود، صرف خدا سے ڈرتے ہوئے انسان کے حقوق ادا کئے جائیں اور عدل سے کام لیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سچی گواہی اگر اپنے رشتہ داروں اور عزیز ترین دوست کے مفاد کے خلاف بھی ہو تب بھی انصاف اور عدل کو قائم رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایسے مذہب کو جو عدل و انصاف کے قائم کرنے میں کسی اور رعایت کو خاطر میں نہیں لاتا خواہ مخواہ اس کو ظالمانہ مذہب تصور کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کا تقویٰ اور خوف دل میں ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کے ہاتھ سے کوئی ظلم نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا کا خوف اور تقویٰ دل میں ہو اور ساتھ ظلم بھی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے بانی جن کا دعویٰ ہے کہ وہ اس زمانہ کے مہدی اور مسیح ہیں انہوں نے بھی یہی تعلیم دی ہے کہ ایک خدا کی دلی محبت اور اخلاص سے عبادت کرو اور انسانی ہمدردی میں اپنی صلاحیتوں کو وقف کرو۔ بغاوت، فتنہ و فساد سے بکلی پرہیز کرو اور ایسے شخص کو جو معاشرہ میں فساد پھیلاتا ہے اپنی مجالس میں ہرگز جگہ نہ دو۔ اگر مجھ سے تعلق رکھنا چاہتے ہو اور میری جماعت سے وابستہ ہونا چاہتے ہو تو ظلم سے بچو۔ تمام بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھو۔ بری صحبت سے بچو اور اپنے ہاتھوں کو برائی سے روکو۔ ہر انسان سے محبت کرو، کسی سے ظلم نہ کرو۔ ہر گناہ سے بچو اور نیکی اختیار کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ آپ کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ کتنی خوبصورت تعلیم ہے۔ جماعت اس کو ہمیشہ اپنے سامنے بطور رہنمائی رکھتی ہے۔ ہم اس کو تمام دنیا میں پھیلا رہے ہیں کہ دنیا خدا کو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور دنیا میں امن، محبت اور بھائی چارہ قائم ہو۔ حضور انور نے فرمایا معاشرہ کو امن اور محبت کا گہوارہ بنانے میں جماعت احمدیہ اپنا ایک کردار رکھتی ہے۔ اپنے حسن عمل اور نیک نمونہ سے اس میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے اور رہتی ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معزز مہمانوں سے فرمایا کہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اپنا قیمتی وقت نکال کر یہاں تشریف لائے۔

حضور انور کے خطاب کے بعد مہمان باری باری حضور انور سے ملاقات کے لئے سٹیج پر تشریف لاتے رہے۔ بعض مہمانوں نے حضور انور کو پھول پیش کئے۔ حضور انور ان مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔

مہمانوں کے لئے مشروبات، چائے کافی اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مہمان ریفریشمنٹ کے دوران بھی حضور انور کے پاس آتے رہے اور حضور انور سے ملتے رہے۔ تصاویر مسلسل بنائی جارہی تھیں۔

اس تقریب میں ۶۶ مہمان شامل ہوئے جن میں چار ممبر پارلیمنٹ، چھ میئرز، پانچ ڈپٹی میئرز، ۳۸ کونسلرز اور پانچ ڈپٹی ممبر پارلیمنٹ اور وکلاء، دانشور اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لائے اور باری باری سب مہمانوں کے پاس پہنچ کر انہیں شرف مصافحہ بخشا، تعارف حاصل کیا اور ان سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور بعض نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور نے ہمیں کتنی عزت دی ہے کہ ہمارے پاس چل کر ہمیں ملنے کے لئے آئے ہیں۔

پریس اور میڈیا کے نمائندے بھی اس تقریب میں موجود تھے جو مسلسل حضور انور کی تصاویر کھینچ رہے تھے۔

سات بجے کے قریب یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد نور اوسلو تشریف لے آئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے معتمد سے دریافت فرمایا کہ آپ کی کتنی مجالس آپ کو رپورٹ بھجواتی ہیں۔ فرمایا تمام مجالس سے رپورٹ لیا کریں اور ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی ماہانہ رپورٹ مجھے بھجوایا کریں۔ فرمایا جس ماہ کوئی کام نہ ہوا ہو لکھ دیا کریں کہ کام نہیں ہوا۔ لیکن رپورٹ باقاعدہ بھجوانی ہے۔

مہتمم مال سے حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ بجٹ، چندہ دینے والے خدام کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ آپ کے چندہ کا معیار بہت کم ہے۔ اس بارہ میں سوچیں۔ کوئی Base ہونی چاہئے۔ صرف پیسے لینا مقصد نہیں ہے بلکہ قربانی کا مادہ پیدا کرنا مقصد ہے اور دیکھنا ہے قربانی کا مادہ کتنا پیدا کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جتنا چندہ بھی لینا ہے روح ہونی چاہئے کہ میں نے قربانی کرنی ہے۔ فرمایا تربیت کا بھی کام ہے اور شعبہ مال کا بھی کام ہے کہ وہ مل کر کوشش کریں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال کی مجموعی تعداد، معیار صغیر اور معیار کبیر کے اطفال اور ان کے چندوں اور سالانہ بجٹ کا جائزہ لیا۔

مہتمم تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس جو اطفال کی تجنید ہے وہ اطفال کو دے دیں اور اپنا بوجھ ہلکا کریں۔ مہتمم اطفال کی اپنی مجلس عاملہ ہوتی ہے۔ اطفال کی تجنید کا ریکارڈ رکھنا ان کی اپنی ذمہ داری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم تجنید کو ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید ہر لحاظ سے مکمل کریں۔ نئے احمدیوں کو تجنید میں شامل کریں۔

مہتمم تربیت برائے نو مبائعین کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام کی عمر کے جو نو مبائعین ہیں ان کی فہرست جماعت کے سیکرٹری نو مبائعین سے حاصل کریں، سیکرٹری تبلیغ سے حاصل کریں اور ان کی تربیت کریں اور اپنے نظام میں شامل کریں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر ماہ جو تربیتی کلاس ہوتی ہے وہ علیحدہ ہو۔ اس کے علاوہ سال میں ایک کلاس کیوں نہیں لگاتے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام نمازیں پڑھتے ہیں۔ کتنے باجماعت پڑھتے ہیں۔ کتنے ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ یہ ریکارڈ آپ کے پاس ہو اور خدام کی مزید تربیت کریں اور جو برائیاں ہیں وہ ختم کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب، خلفاء کی کتب سے اقتباسات نکال کر دیں۔ وہ پڑھیں۔ فرمایا وقت دیا کریں۔ آپ مہتمم تربیت ہیں۔

مہتمم خدمت خلق کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام خون کا عطیہ دیں۔ احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن کے نام پندرہ بیس خدام رجسٹرڈ کروائیں۔ جب ضرورت ہو خون دے سکتے ہیں۔ جماعت کا امیج قائم ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ ہر وہ کام اختیار کرنا چاہئے جس سے جماعت کا تعارف ہوتا ہو۔ حضور انور نے فرمایا Old Peoples 's Home میں جایا کریں۔ پھل وغیرہ ساتھ لے جایا کریں۔ اس طرح آپ کے رابطے ہوں گے اور تعلقات بڑھیں گے۔

حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ جو کام بھی آپ کے سپرد ہے اہم کام ہے۔ کسی چیز کو بھی چھوٹا نہ سمجھیں۔ جو بھی ڈیوٹی ہو، جہاں بھی لگائی جائے پوری ذمہ داری سے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جنگ احد کا واقعہ محفوظ کر دیا ہے۔ ہر کام ذمہ داری کے ساتھ کریں۔

حضور انور نے مہتمم تبلیغ اور مہتمم امور طلباء کو ہدایت فرمائی کہ دونوں مل کر یونیورسٹیوں میں سمپوزیم کے پروگرام بنائیں۔ طلباء کے ذریعہ پروگرام بنائیں۔ مختلف مذاہب کو بلائیں، تبادلہ خیال ہو۔ اس سے کافی باتیں کھل جاتی ہیں۔ جماعت کا تعارف ہوجاتا ہے اور رابطے بڑھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا تبلیغ کے لئے مختلف پاکٹس تلاش کریں۔ عرب آبادیاں ہیں وہاں جائیں اور کام کریں۔ تبلیغ کے لئے نئے راستے نکالیں اور چھوٹی جگہوں پر جا کر تبلیغی رابطے کریں۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مسجد میں ان ڈور کھیلوں کا پروگرام بنائیں۔ لجنہ کے لئے بھی علیحدہ پروگرام ہو۔

مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے فرمایا جن نوجوانوں نے تعلیم چھوڑ دی ہے ان کو ٹیکنیکل سائیڈ کی طرف گائیڈ کریں۔

مہتمم وقار عمل کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نئی مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کرنا ہے۔ خدام اور صف دوم کے انصار کام کریں۔ وقار عمل کے ذریعہ ایک بڑی رقم کی بچت ہو سکتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

جنرل سیکرٹری سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کتنی جماعتیں ہیں اور ان میں سے کتنی جماعتوں

میں نماز سنٹر ہیں اور ان میں کتنے فیصد حاضری ہوتی ہے۔ فرمایا تمام جماعتوں میں نماز سنٹر بنائیں اور نمازوں کی حاضری کی طرف توجہ دیں اور نماز سنٹر میں روزانہ نمازیں ہونی چاہئیں۔

شعبہ امور خارجہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے ممبران سے رابطے ہیں۔ فرمایا اپنے رابطے اور تعلقات بڑھائیں۔ حضور انور نے فرمایا ڈاکٹرز ہیں ان کے تعلقات ہیں ان کے ذریعہ رابطے قائم کریں۔ اپنے رابطوں کے ذرائع کو کھولیں اور مختلف لوگوں کے ذریعہ رابطے اور تعلق بڑھائیں تو بہت بہتر صورتحال ہو سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا پڑھے لکھے لوگوں کو چنیں اور ان کے ذریعہ اپنے رابطے بڑھائیں۔ اس طرح آپ بڑی تعداد میں ہائی لیول پر اپنے رابطے بڑھا سکتے ہیں۔

سیکرٹری امور خارجہ نے کہا انشاء اللہ آئندہ ہم ایسا کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ کہہ کر خدا کو نیک کام میں گواہ بنا رہے ہیں تو پھر کام کیا کریں۔ خدا تعالیٰ نیک کام چاہتا ہے۔

حضور انور نے **شعبہ اشاعت** کو ہدایت فرمائی کہ ایک ٹیم بنائیں۔ کتابوں کی فہرست بنائیں اور ترجمہ کا کام شروع کروائیں۔ مترجمین کی ٹیمیں بنائیں اور نوجوانوں کو کام میں شامل کریں۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے تفصیل کے ساتھ جماعت کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے فرمایا جو چندہ شرح سے کم دیتے ہیں وہ مجھ سے باقاعدہ اجازت لیں، ایک نظام ہے اس کی پابندی کریں۔ ان کو احساس تو ہو کہ ایک نظام ہے اور ہم نے اس کی پابندی کرنی ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال کو حضور انور نے ہدایت دی کہ جو چندہ میں سست ہیں اور پیچھے ہیں ان کو مسلسل پیار سے سمجھاتے رہیں۔

حضور انور نے **سیکرٹری وصایا** کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو کمانے والے افراد ہیں ان کا پچاس فیصد وصیت کے نظام میں شامل ہو۔

سیکرٹری تربیت برائے نو مبائعین کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ گزشتہ سالوں میں جو بوزنین، البانین احمدی ہوئے تھے ان سے آپ کا رابطہ قائم رہنا ضروری تھا۔ اگر آپ کا اُن سے رابطہ ہوتا تو آج پتہ ہوتا کہ یہ کہاں شفٹ ہوئے ہیں۔ آپ کو پتہ ہوتا آپ آگے اطلاع کر سکتے تھے۔ رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جن لوگوں سے آپ کا رابطہ ہے ان کو یہاں لانے کا سپیشل پروگرام بنانا چاہئے تھا۔ جو کوشش ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہوئی۔

سیکرٹری امور عامہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ فارغ بیٹھے ہیں ان کا جائزہ لیں۔ یہاں کام کے مواقع ہیں۔ کام کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا پڑھائی کے دوران جو وقفہ ہوتا ہے اس میں ان کو کام میں لگانا چاہئے تا کہ خراب نہ ہوں۔ فرمایا اپنی ٹیم بنائیں۔ پروگرام بنائیں کہ کس طرح گائیڈ کرنا ہے۔ فرمایا نوجوانوں کو Job دلوانا اور پھر ان کی لائن کے Job دلوانا اس کے لئے آپ کی ٹیم ہو جو انٹرنیٹ پر ملازمتیں تلاش کرے اور ان لوگوں کو بتائے کہ کہاں کہاں ان کی لائن کی ملازمتیں موجود ہیں۔ پھر بزنس ہیں ان کے بارہ میں آپ کی ٹیم رہنمائی کرے۔

سیکرٹری وقف نو کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ واقفین نو بچے ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں پہلے شامل ہوں۔ بعد میں ان کے اپنے پروگرام ہوں۔ ان کے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ یہ ذیلی تنظیموں کا اُسی طرح حصہ ہیں جس طرح دوسرے بچے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بچپن سے ہی ان کی ٹریننگ ہونی چاہئے کہ بہن بھائیوں سے نہیں لڑنا۔

شعبہ تعلیم کو حضور انور نے فرمایا کہ طلباء کی لسٹیں بنائیں اور سارا Data ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہئے۔

امین کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کانسٹی ٹیوشن میں اپنے فرائض پڑھیں تا کہ پتہ چلے کہ آپ کا کیا کام ہے۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے فرمایا کہ جو سامان وغیرہ مشن ہاؤس میں، جماعتی عمارات میں موجود ہے اس کو صاف رکھا کریں۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے فرمایا کہ اپنے روٹین کے پروگرام سے باہر نکلیں تبلیغ کے لئے نئی نئی جگہیں اور پاکٹس تلاش کریں۔ مختلف قوموں میں جائیں، تعلقات بنائیں اور رابطے قائم کریں۔ جہاں چھوٹی آبادیاں ہیں وہاں جا کر دیکھیں ان کو پیغام پہنچائیں۔ غیر ممالک سے آنے والی قوموں کی پاکٹس ہیں وہاں جائیں اور کام کریں اور تبلیغ کے لئے نئی راہیں تلاش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر **قاضی حضرات** بھی اس میٹنگ میں شامل ہوئے۔ حضور انور نے قاضی صاحبان کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں کے عائلی قوانین کا پتہ کر کے بتائیں کہ آپ سے فیصلہ کروانے کے بعد کورٹ میں کیوں جاتے ہیں۔ ہر ایک کورٹ میں چلا جاتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ کسی کو جب تک قضاء نہ کہے یا امور عامہ، نظام جماعت نہ کہے کورٹ میں نہیں جانا چاہئے۔ فرمایا اجازت لئے بغیر کورٹ میں نہیں جا سکتے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں، لڑکیوں سے سوالات نہ کیا کریں۔ اگر عورت نے خلع کی درخواست دی ہے تو یہ اس کا حق ہے قضاء کا حق نہیں ہے کہ صلح کی کوشش کرتی رہے۔ قضاء کا کام ہے کہ حکمین مقرر کرے اور جب فیصلہ ہو جائے تو حقوق کا تعین کرے اور حقوق دلوائے۔

خلع، طلاق علیحدگی کے جو مقدمات قضاء میں آتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر والدین اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر رہے ہوں تو ایسے کیس نہیں آنے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا علیحدگی کی ابتداء لڑکوں کی طرف سے زیادہ ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو رشتے باہر کے ممالک میں ہوتے ہیں ان میں جلدی نہ کیا کریں بلکہ پہلے پوری تحقیق کروایا کریں۔ حضور انور نے فرمایا شروع سے ہی اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ بعد میں جھگڑوں کی اور علیحدگی کی نوبت ہی نہ آئے۔

نیشنل مجلس عاملہ ناروے اور قضاء ممبران کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ اسکے بعد حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ آج ناروے میں قیام کا آخری دن تھا۔

25 ستمبر 2005ء بروز اتوار:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

سویڈن سے ہوتے ہوئے کیل (جرمنی) کا سفر

آج پروگرام کے مطابق ناروے سے براستہ سویڈن، ڈنمارک اور جرمنی سے ہوتے ہوئے ہالینڈ کے لئے روانگی تھی۔ اور آج رات کا قیام Kiel (جرمنی) میں تھا۔

صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ نیشنل مجلس عاملہ ناروے، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے، قضاء بورڈ کے ممبران اور دیگر مختلف شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے خدام نے علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اپنے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین، بچے بوڑھے مسجد نور اوسلو میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ خصوصاً خواتین اور بچیوں کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔ بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو سفید اور سبز رنگ کے رومال لئے ہوئے اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے آقا کو الوداع کہہ رہی تھیں۔ اس جدائی کی گھڑی میں خواتین اور بچیوں کا اپنے پیارے آقا سے عشق اور محبت کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں سے جاری تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور قافلہ سویڈن کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد ناروے کا بارڈر کراس کر کے سویڈن کی حدود میں داخل ہوئے۔ بارڈر کراس کرنے سے قبل ایک ریسٹورنٹ میں کچھ دیر کے لئے رُکے جہاں ناروے سے الوداع کرنے کے لئے ساتھ آنے والے وفد (جو امیر صاحب ناروے، مبلغ سلسلہ ناروے اور بعض جماعتی عہدیداران پر مشتمل تھا) نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور واپس جانے کی اجازت چاہی۔ دوسری طرف سے سویڈن سے امیر صاحب سویڈن، مبلغ سلسلہ سویڈن اور ان کی مجلس عاملہ کے بعض ممبران پر مشتمل وفد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ وفد قریباً دو صد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ناروے کے بارڈر کے اندر حضور انور کو خوش آمدید کہنے اور سویڈن کے سفر میں قافلہ کے ساتھ رہنے کے لئے پہنچا تھا۔

ناروے کا بارڈر کراس کرنے کے بعد سویڈن میں سفر آگے جاری رہا۔ اوسلو (ناروے) سے گوتھن برگ (سویڈن) کا فاصلہ 320 کلومیٹر ہے۔ یہ سفر مکمل کرنے کے بعد آگے مالمو (Malmo) کے لئے روانگی تھی۔ مالمو بھی سویڈن کا شہر ہے اور گوتھن برگ سے 280 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ گوتھن برگ سے 109 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں پونے تین بجے ایک جگہ رک کر دوپہر کا کھانا کھایا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں ایک کھلی جگہ پر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ آگے روانہ ہوا۔

پانچ بج کر پچیس منٹ پر مالمو سے 40 کلومیٹر قبل مجلس عاملہ مالمو (Malmo) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ مالمو (سویڈن) سے آگے ڈنمارک کی حدود شروع ہو جاتی ہیں۔ امیر صاحب ڈنمارک اور مبلغ سلسلہ ڈنمارک اپنے وفد کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہنے اور ڈنمارک کے سفر میں ساتھ لے جانے کے لئے یہاں پہنچے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس عاملہ مالمو کے ممبران کو از راہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔ امیر صاحب سویڈن اور ان کے وفد نے جو ناروے کے بارڈر سے قافلہ کے ساتھ تھے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور پروگرام کے مطابق یہاں سے واپس جانے کی اجازت چاہی۔

یہاں سے پانچ بج کر چالیس منٹ پر آگے روانگی ہوئی اور امیر صاحب ڈنمارک اور ان کے وفد نے قافلہ کے ساتھ سفر شروع کیا۔ سمندر پر تعمیر ہونے والے 16 کلومیٹر لمبے پل اور سرنگ سے گزرتے ہوئے ڈنمارک کی حدود میں داخل ہوئے اور بغیر رُکے سفر آگے جاری رہا۔

یہاں ڈنمارک کے بارڈر سے جرمنی کے بارڈر تک تین صد کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ ہے۔ قریباً ڈیڑھ صد کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کرنے کے بعد 28 کلومیٹر کے اس لمبے پل پر سے گزرے جو ڈنمارک کے دو جزیروں کے درمیان تعمیر کیا گیا ہے۔ اور یہ دنیا کا دوسرا لمبا ترین پل ہے جو سمندر پر تعمیر ہوا ہے۔ یہ پل کراس کرنے کے بعد شام سات بجے کے قریب Kund Borg کے علاقہ میں Storebelt کے مقام پر کچھ دیر کے لئے رکے۔ یہاں جماعت ڈنمارک نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں قریباً نصف گھنٹہ قیام کے بعد آگے سفر پر روانگی ہوئی اور رات دس بجے Flensberg کے مقام پر ڈنمارک اور جرمنی کا بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔

امیر صاحب ڈنمارک، مبلغ انچارج ڈنمارک، صدر خدام الاحمدیہ، صدر مجلس انصار اللہ و دیگر جماعتی عہدیداران جو حضور انور کو جرمنی کے بارڈر تک الوداع کرنے کے لئے ساتھ آئے تھے یہاں سے واپس جانے کی اجازت چاہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

رات دس بج کر دس منٹ پر یہاں سے قافلہ ''کیل'' (Kiel) کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً پچاس منٹ کے سفر کے بعد رات گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'مسجد بیت الحبیب' کیل پہنچے جہاں احباب جماعت Kiel اور اردگرد کی جماعتوں سے آنے والے احباب مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ لوگ شام سے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے مسجد بیت الحبیب میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جب حضور انور یہاں پہنچے تو سبھی نے اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچیوں نے خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

رات گیارہ بج جانے کی وجہ سے سردی میں اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود تمام احباب اور بچے بچیاں مسجد کے بیرونی صحن کے کھلے احاطہ میں اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب کھڑے تھے۔ اور بعض تو لمبے فاصلے طے کر کے آئے تھے۔ سبھی کے چہرے خوشی و مسرت سے معمور تھے۔

گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الحبیب میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کا قیام مسجد بیت الحبیب سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھا۔

مسجد ''بیت الحبیب'' کی تعمیر Kiel شہر کے Garden نامی علاقہ میں ہوئی ہے۔ یہ شہر صوبہ Schleswig Holstein کا دارالحکومت ہے اور سکینڈے نیوین ممالک کے لئے Sea Port ہے۔

مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 1600 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے دو مینارے ہیں اور ہر ایک کی اونچائی 14 میٹر ہے۔ اس مسجد میں چار صد آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ تین کمروں پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لوکل جماعت کے دفاتر ہیں۔ مسجد کے احاطہ میں 25 کاروں کے پارک کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد 12 / نومبر 2003ء کو رکھا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال اپنے دورۂ جرمنی کے دوران 25 / اگست 2004ء کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔

بھارت کی جماعتوں میں رمضان المبارک کے لیل ونہار وعید کی تقریب

جماعت احمدیہ اراڈاپلی کریم نگر آندھرا:: رمضان المبارک میں پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ تراویح اور خصوصی درسوں کا اہتمام کیا گیا ایم،ٹی،اے سے بھی مردو خواتین نے خوب استفادہ کیا۔ خدام واطفال اور مستورات کی باقاعدہ تعلیمی کلاسز لگائی گئیں۔ ۴ نومبر کو مسجد الھدیٰ کے سامنے پنڈال لگایا گیا۔ خاکسار نے نماز عید پڑھائی۔ ۱۸۰ مردوزن شامل ہوئے۔ (عبدالمناف بنگالی معلم سلسلہ)

خانپور امرتسر پنجاب:: میں نماز عید احمدیہ مسجد میں خاکسار نے پڑھائی ۱۱۰ افراد شامل ہوئے نو مبائعین اور غیر مسلم دوستوں کی تواضع کی گئی۔ (عزیز احمد سہارنپوری مبلغ سلسلہ)

ستکیے مانسہ پنجاب:: ستکیے میں نماز تہجد، تراویح ودرس القرآن کا اہتمام کیا گیا عید کے روز مضافات سے بھی احباب تشریف لائے۔ ۱۵۰ سے زیادہ احباب شامل ہوئے تمام حاضرین کو کھانا کھلایا (چوہدری ارشاد احمد معلم سلسلہ)

چھتیس گڑھ:: ۴ نومبر کو چھتیس گڑھ کی مختلف جماعتوں بسنہ، پردا، پنڈری پانی، برپلاڈیہ، لیندھرا میں نماز عید ادا کی گئی۔ احمدی افراد کے علاوہ نومبائعین شامل ہوئے۔ بعد نماز تواضع کا انتظام کیا گیا۔ (حلیم احمد سرکل انچارج)

بنگلور کرناٹک:: رمضان المبارک میں خاص طور پر نماز تراویح اور درسوں کا انتظام ہوا۔ بعد نماز عصر ہر روز ایک پارہ کا تفسیر صغیر سے درس دیا گیا۔ عشاء کے بعد حدیث کا درس ہوا۔ رمضان کے تعلق سے ایک عدد فولڈر شائع کر کے تمام شہر میں تقسیم کیا گیا۔ بنگلور کے تین حلقہ جات جکور، بائتی بنڈا اور مسجد احمدیہ ولسن گارڈن میں نماز تراویح کا انتظام تھا ایم،ٹی،اے کے توسط سے حضور انور کے اجتماعی درس میں شامل ہوئے۔ احمدیہ مسجد کے صحن میں عید کی نماز خاکسار نے پڑھائی۔ ۴۰ نومبائعین بھی شامل ہوئے۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ)

ممبئی:: رمضان المبارک کی اہمیت کے پیش نظر مکرم محمود احمد سمیع اللہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک جلسہ ۲ نومبر کو کیا گیا۔ مقررین نے رمضان کی برکات بیان کیں۔ تبلیغی مرکز ''الحق بلڈنگ'' میں بعد نماز فجر تفسیر کبیر کا درس ہوا۔ نماز تراویح کے بعد حدیث کا درس ہوتا۔ اسی طرح کا انتظام بھائیندرا اور نالا سوپارا میں بھی ہوا۔
(سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

سرکل کانپور ومضافات:: رمضان المبارک کی برکات سے استفادہ کے لئے مکرم نائب امیر صاحب کی زیر صدارت تمام معلمین کی ایک میٹنگ ہوئی۔ تاکہ ہر جگہ خصوصی درسوں اور تراویح کا انتظام کیا جاسکے اس سلسلہ میں خاکسار نے ایک دورہ بھی کیا۔ تمام جگہوں پر حسب پروگرام عملی جامہ پہنایا گیا۔ جس سے احباب میں نمایاں بیداری پیدا ہوئی۔ کپورہ پور ضلع کنوج میں مخالفین نے ہمارے معلم کو مارا پیٹا پولیس کے سامنے بھی غیر احمدی مولوی نے احمدی معلم کو گالیاں دیں تو انسپکٹر نے اسے بہت ذلیل کیا۔ اکثر گاؤں والوں نے اپنی عیدگاہ کی بجائے ہمارے معلمین کے پیچھے نماز عید ادا کی۔ کانپور میں دو جگہوں شفیع ہال اور جاجمو میں نماز تراویح کا انتظام ہوا۔ شفیع ہال میں ایم ٹی اے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

کانپور کے فرقہ پرست قاضیوں نے عوام کو دو دن عید منانے پر مجبور کیا جماعت احمدیہ نے ۵ نومبر کو مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ کی اقتدا میں نماز عید ادا کی۔ قرب وجوار سے بھی کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ (سرکل انچارج کانپور)

کالیکٹ کیرلہ:: احباب جماعت کالیکٹ شہر کے مختلف مقامات میں آباد ہیں اس لئے امسال ۴ مقامات پر نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اسی سال محلہ کاراپرمو میں ایک جگہ مشن ہاؤس بنایا گیا۔ محلہ ماتوتم میں ایک دوست نے اپنا مکان جماعت کے نام وقف کیا تھا اسے مشن ہاؤس بنایا گیا۔ کوور محلہ میں ایک احمدی دوست نے ایک قطعہ زمین جماعت کو دیا ہے یہاں بھی عارضی انتظام کیا گیا۔ اسی طرح مرکزی مقام بیت القدوس میں نماز تراویح اور درسوں کا خصوصی انتظام کیا گیا۔ حضور انور کے درس القرآن سے استفادہ کے لئے تمام احباب ومستورات مسجد میں تشریف لائے ہفتہ میں تین دن لجنہ کی تعلیمی کلاس لگی۔ نماز عید خاکسار نے بیت القدوس میں پڑھائی۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کالیکٹ)

بٹالہ وامرتسر میں منعقدہ سیمینار میں نمائندگان جماعت کی شرکت

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ہندوستان میں اسلام کی حقیقی نمائندہ جماعت تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے نمائندگان جماعت کو امن وسلامتی کے قیام کے متعلق مختلف مذاہب کی طرف سے منعقدہ کانفرنسوں وسیمنار میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ چنانچہ ۲۸ را کتوبر کو ''مذاہب عالم کے تعارف'' کے زیر عنوان ایک سیمنار بیرنگ کالج بٹالہ میں منعقد ہوا۔ جسمیں شرکت کے لئے مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید، خاکسار محمد حمید کوثر ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی تشریف لے گئے۔ اجلاس میں پہلے لکشمی کانت چاولہ نے ہندو مذہب کا تعارف اور اسکی تعلیمات بیان کیں۔ بعد ازاں خاکسار نے ''اسلام کا تعارف اور اسکی تعلیمات اور دنیا پر اسکے اثرات'' عنوان پر تقریر کی بعدہ مکرم سید صاحب نے اسلام کی پر امن تعلیمات بیان کرتے ہوئے اسکی طرف منسوب کئے جانے والے غلط نظریہ جہاد کا رد فرمایا۔ بعد ازاں حاضرین کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کا جواب دیا۔

اسی طرح کا ایک پروگرام ۴ نومبر کو بھی بیرنگ کالج میں منعقد ہوا جس میں عید الفطر کی اہمیت اسکو منانے کا مقصد تفصیل سے بیان کیا گیا۔ اس موقعہ پر بھی حاضرین کے سوالات کے جواب دئے گئے۔

۲۶ نومبر کو الگزنڈر سکول امرتسر میں ڈائسس آف امرتسر کے زیر انتظام ایک سیمنار زیر عنوان SOUTH ASIAN INITIATIVE IN WORLD PEACE منعقد ہوا جسمیں جماعت احمدیہ کے وفد کو شرکت کے لئے خصوصی دعوت دی گئی تھی۔ جسمیں مکرم سید صاحب، خاکسار اور مکرم پروفیسر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے شرکت کی اور اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔ سیمنار کے اختتام پر معززین کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ (محمد حمید کوثر ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی)

مسجد احمدیہ ماچھنور ضلع رائچور سرکل دیودرگ کرناٹک کا افتتاح

اللہ کے فضل سے یکم اکتوبر کو جماعت احمدیہ ماچھنور دیودرگ سرکل میں بنائی گئی مسجد کا افتتاح دو پہر ساڑھے بارہ بجے مکرم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے فرمایا۔ مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم صوبائی امیر صاحب کرناٹک کا پیغام احباب جماعت ماچھنور وحاضرین جلسہ کے نام مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھ کر سنایا جسمیں مکرم امیر صاحب صوبائی نے مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر احباب کو مبارکباد دیتے ہوئے مسجد کی اہمیت واحباب کی ذمہ داریوں پر مشتمل نصائح فرمائی تھیں بعدہ مکرم مولوی ظہور احمد صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر، مکرم محمد اسماعیل صاحب ٹیچر مکرم ناصر احمد صاحب نور نے موقعہ کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب میں امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خود اس دور دراز گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام بھی حضورؑ کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ دعا کے بعد تقریب کا اختتام ہوا۔ جلسہ میں افراد جماعت ماچھنور کے علاوہ قریبی جماعتوں کے نومبائعین اور جماعت احمدیہ یادگیر تیماپور، دیودرگ، گردمٹکل، کے نمائندے نیز گاؤں کے دیگر معززین وعہدیداران بھی شامل ہوئے تمام حاضرین کے کھانے کا بھی انتظام تھا۔ اس موقعہ پر مکرم صدر صاحب ماچھنور، مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب معلم اور احباب جماعت نے تعاون دیا فجزاھم اللہ خیرا

فلک نما مشن ہاؤس آندھرا کا افتتاح

جماعت احمدیہ حیدرآباد کو حلقہ فلک نما میں ایک نئے تبلیغی سنٹر کی تعمیر کی سعادت ملی۔ ۱۱ ستمبر کو بعد نماز عصر مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی تلاوت ونظم کے بعد مکرم حمید غوری صاحب صدر حلقہ فلک نما نے مشن ہاؤس کی تعمیر کے مقاصد بیان کئے، مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ نے بھی تعمیر کے مقاصد اور اسمیں حصہ لینے والوں کی قربانیوں کا ذکر کیا آخر میں صدر اجلاس نے جماعتی ترقی وضروریات بیان کیں۔ تبلیغی سنٹر کے افتتاح کے موقعہ پر حیدرآبادی حلیم کے ساتھ احباب کی تواضع کی گئی۔ فلک نما کالونی میں بڑی تعداد احمدیوں کی ہے انشاء اللہ ایک جامع مسجد بھی تعمیر کی جانی ہے۔ اس تبلیغی سنٹر کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد)

سرکل لدھیانہ میں تین نئی مساجد اور مشن ہاؤسز کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱ راگست کو مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے نومبائعین نے بمقام برنٹہ، کوٹرالہل، اور بھمے کلاں پنجاب، تین مساجد اور مشن ہاؤسز کی بنیاد رکھی اور دعا کرائی اس موقعہ پر علاقہ کے مبلغین ومعلمین، صدور صاحبان جماعت، احباب جماعت اور گاؤں کے غیر مسلم احباب بھی کثرت سے شریک ہوئے اور دعا کے ساتھ سبھی نے باری باری بنیادی اینٹ رکھنے کی سعادت پائی تینوں مقامات پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ اس موقعہ پر نہ صرف نومبائعین نے خوشی کا اظہار کیا بلکہ غیر مسلم بھائیوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا اور اپنا کام چھوڑ کر اس تقریب میں شامل ہوئے تلاوت ونظم کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب نے مساجد ومشن ہاؤسز کی تعمیر کے مقاصد بیان کئے دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ یہ تعمیرات اسلام کی ترقی کا باعث بنائے۔ (نسیم احمد طاہر سرکل انچارج لدھیانہ)

تیسرا زونل اجتماع لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ مرشدآباد

مورخہ 15.11.05 کو لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ مرشدآباد کا ایک روزہ سالانہ زونل اجتماع برہم پور مشن ہاؤس کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ ٹھیک ۱۰ بجے مکرمہ بشریٰ حمید صاحبہ صوبائی صدر لجنہ بنگال وآسام کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرمہ محفوظہ خاتون صاحبہ زونل صدر لجنہ مرشدآباد کی تلاوت سے ہوا۔ مکرمہ سرینہ زمان صاحبہ نے ترجمہ سنایا پھر عہد نامہ لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ مکرمہ افروزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ برہم پور نے دہرایا اور مکرمہ سیولی خاتون صاحبہ آف جھلن پور نے نظم خوش الحانی سے سنائی، مکرمہ جنت الفردوس صاحبہ نے سالانہ کارگزاری رپورٹ لجنہ وناصرات پڑھ کر سنائی بعدہ مکرمہ ارجمن بانو صاحبہ صدر لجنہ بسنت پور، خصوصی مہمان مکرمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ صدر لجنہ کولکتہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا آخر پر مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام نے پردے کی رعایت سے لجنہ وناصرات کو نصیحت آمیز خطاب سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

افتتاحی اجلاس کے بعد لجنہ وناصرات کے علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

شجر کاری: لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اجتماع کے موقع پر مشن ہاؤس کے احاطہ میں چھے پھلدار درخت لگائے گئے۔

مقابلہ جات کے فوراً بعد تقسیم انعامات کا پروگرام رکھا گیا۔ علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن پر آنے والی لجنہ وناصرات کو مکرمہ صوبائی صدر صاحبہ بنگال وآسام نے انعامات دیئے علاوہ ازیں اول دوئم سوم پوزیشن حاصل کرنے والی لجنات اور خصوصی تعاون دینے والی لجنہ وناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ اس کے بعد مکرم سرکل انچارج صاحب مرشدآباد نے پردے کی رعایت سے تمام لجنہ وناصرات کا شکریہ ادا کیا اور اپنے خطاب کے بعد اجتماعی دعا کروائی اس کے ساتھ ہی یہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

اجتماع کے موقعہ پر باجماعت نماز اور طعام کا انتظام تھا اس اجتماع میں ۴۴ مجالس سے 290 لجنہ وناصرات حاضر ہوئیں۔ (محفوظہ خاتون زونل صدر لجنہ اماء اللہ مرشدآباد۔ بنگال)

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ قادیان آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے اُسے ڈرنا چاہئے"

مبارک احمد شاد معلم جماعت احمدیہ شملہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت کے بعد کے ایام حضرت اقدس کیلئے نہایت ہی مصروفیت کے ایام تھے مخالف علماء نے چاروں طرف سے مخالفت کی آگ بھڑ کا رکھی تھی مگر حضور علیہ السلام بڑے استقلال اور ہمت کے ساتھ کوہ وقار بن کر اس آگ کو بجھانے میں مصروف تھے اور اس غرض کیلئے آپ نے بعض لمبے لمبے سفر بھی اختیار کئے مگر جہاں حضور اس عقائد کی جنگ میں شمشیر برہنہ لیکر کھڑے تھے وہاں مبائعین کی تربیت سے بھی غافل نہ تھے چنانچہ حضور نے ارشاد الٰہی کی بناپر قادیان میں ایک سالانہ جلسہ کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے 27 دسمبر تا 29 دسمبر کی تاریخیں مقرر کیں چنانچہ پہلے جلسہ میں جو دسمبر 1891 میں ہوا، 75 احباب شریک ہوئے یہ جلسہ قادیان کی مسجد اقصیٰ میں ہوا اس کی جو روئداد حضرت اقدس کی کتاب آسمانی فیصلہ میں درج ہے اس میں اس مجمع کو اس وقت کے لحاظ سے جم غفیر قرار دیا ہے مگر اب وہی جلسہ جس کی بنیاد مسیح پاک نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی تھی اس میں ہزارہا کی تعداد میں تمام دنیا سے عاشقانِ زار جمع ہوتے ہیں اور سینکڑوں والنٹیر ز جلسہ کے انتظام پر مامور ہوتے ہیں اس جلسہ کے اغراض و مقاصد کیلئے آپ نے مورخہ 30 دسمبر 1891ء کو ایک اعلان فرمایا جس میں آپ نے جلسہ کی غرض واہمیت بیان فرمائی...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ بیان فرمایا:

وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کیلئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہوسکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے زرا بھی نہ اُکتائیں اور فرمایا جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اُسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہاں ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔

ہم تو نکمے ہیں یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ اُن کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔ آپ کا یہاں بیٹھنا ہی جہاد ہے اور یہ بیکاری ہی بڑا کام ہے۔ (بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ 301 نیا ایڈیشن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

ہم کسی میلے کے لئے اکھٹے نہیں ہوتے ہماری غرض تماشہ دیکھنا نہیں ہوتی دُنیا میں لوگ تماشوں کے لئے اکھٹے ہوتے ہیں بڑے بڑے سامان لاتے ہیں خرید و فروخت ہوتی ہے ہم اس کیلئے بھی جمع نہیں ہوتے اب ہم جو قواعد بنائیں تو کس طرح بنائیں اور کس چیز سے اپنے اجتماع کو مشابہت دیں اس کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی چیز دُنیا میں ایسی ہے جس سے ہمارے جلسہ کو مشابہت ہوسکتی ہے اور وہ حج ہے حج کوئی میلہ نہیں نمائش نہیں کسی انجمن کا جلسہ نہیں وہ خدا کا کام ہے اور دین کے لئے قائم کیا گیا ہے خدا کے نبیوں کے ذریعہ قائم ہوا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ حج کیلئے جو قواعد اور ضوابط ہیں اُن سے فائدہ اُٹھائیں......

رہائش کے متعلق ہدایات

ایک اور بات میں بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ سردی کے دن ہیں سردی سے بچنا اور بغیر کافی کپڑوں کہ باہر نہیں نکلنا چاہئے مومن کی جان قیمتی چیز ہے ہم جو اسقدر کوشش کرتے ہیں کہ ہماری جماعت بڑھے تو جو اس جماعت میں داخل ہوگئے ہیں کیا ان کی ہمیں قدر نہیں بہت بڑی قدر ہے پس تم اپنی جانوں کی حفاظت کرو اور سردی سے بچنے کی کوشش بہت کرو بعض لوگ اپنے ڈیروں پر ہی نماز پڑھ لیتے ہیں یہ دن تو بہت زیادہ عبادت کرنے کے ہیں اس لئے نماز باجماعت مسجد میں پڑھنی چاہئے مومن کبھی سست نہیں ہوتا تم نے تو بڑے کام کرنے ہیں تمہارے آگے ساری دُنیا ہے جس کو تم نے فتح کرنا ہے جو لوگ دارالعلوم میں رہتے ہیں وہ مسجد نور میں اور جو قادیان میں رہتے ہیں وہ چھوٹی اور بڑی مسجدوں میں نمازیں پڑھیں۔

اہل قادیان کو نصیحت

وہ لوگ جو قادیان کے رہنے والے ہیں ان کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ پانچ باتیں جن لوگوں میں پائی جاتی ہوں وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتے اور ان پانچوں میں سے ایک مہمان کی قدر کرنا ہے قادیان کے رہنے والے کہتے ہیں کہ ہماری نسبت حضرت مسیح موعود کے الہامات ہیں اور آپ نے ہماری نسبت بہت عمدہ الفاظ فرمائے ہیں میں ان باتوں کو مانتا ہوں مگر تم اپنے اعمال سے بھی ثابت کر دکھاؤ کہ واقعی تم ان باتوں کے مستحق ہو۔ پس جو مہمان تمہارے پاس آئے ہیں ان کی خاطر اور تواضع میں لگ جاؤ اور کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ میرے مہمان نہیں ہیں اس لئے مجھے خدمت کرنے کی کیا ضرورت ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور تم اللہ کے بندے ہو تو کیا یہ بندے کا فرض نہیں ہے کہ اپنے آقا کے مہمان کی خبر گیری کرے ضرور ہے پس یہ مہمان خدا کے گھر اور خدا ہی کی آواز پر آئے ہیں کیونکہ مامور من اللہ کی آواز خدا ہی کی آواز ہوتی ہے۔

تم لوگ ان کی خبر گیری کرو اگر تمہیں کسی سے تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس کو برداشت کرو اور کسی کی ہتک کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ جو مہمان کی ہتک کرتا ہے کیونکہ مہمان اس کی عزت ہوتا ہے پس اس سے احمق کون ہے جو اپنی عزت برباد کرے یا اپنا گلا آپ ہی کاٹے تم لوگ ہر طرح سے مہمانوں کی خاطر اور تواضع میں لگے رہو۔

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں ان لوگوں کو کچھ درد کی باتیں سناؤں گا یہاں کسی نے کہا تھا کہ ہمارے جانے کے بعد یہاں عیسائی پھریں گے اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ آج یہاں مسلمان ہی اُترے ہوئے ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ جلسہ کے تمام ایام میں سب لوگ ٹھہریں گے اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دے گا میری باتیں سنیں گے اور میں سناؤں گا مجھے ایک اور خیال آیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جلسہ کے ایام میں ذکر الٰہی کرو اس کا فائدہ خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ذکروالله یذکرکم اگر تم ذکر الٰہی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ذکر کرنا شروع کردے گا بھلا جیسا خوش قسمت کون ہے جس کو اپنا آقا بلائے ذکر الٰہی تو ہے ہی بڑی نعمت خواہ انعام ملے یا نہ ملے پس تم ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 25 دسمبر 1914ء بایام جلسہ سالانہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب ہو اور جس مقصد کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود نے خدا کے حکم سے اس جلسہ کی بنیاد رکھی ہم اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور جلسہ کے ایام میں زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁

ہارٹلے پول

برطانیہ کے شہر ہارٹلے پول میں بیگم و ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم و مغفور کی کوششوں سے جماعت قائم ہوئی۔ ہارٹلے پول کے ساتھ ان دونوں کا نام انشاء اللہ زندہ رہے گا۔

جان دے کر خود تو دونوں اس زمیں میں سو گئے
پھول اب تک کھل رہے ہیں بیج ایسے بو گئے

اس سرزمین کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اسے تین خلفائے عظام نے اپنے ورود اور قیام سے برکت عطا فرمائی۔ اور اب تو اس جگہ مسجد ناصر کے بابرکت افتتاح سے اس کی ظاہری اور روحانی خوبصورتی دوبالا ہوگئی ہے الحمدللہ۔ یہ نظم انصار اللہ برطانیہ کی سالانہ چیرٹی واک 2005ء کے موقع پر موزوں کرنے کی تحریک ہوئی اور مسجد ناصر کے افتتاح (11 نومبر 2005) کے حوالہ سے اس کی تکمیل ہوئی۔

اک وقت تھا یہاں پہ کوئی احمدی نہ تھا
احمد کا نام لیوا کوئی آدمی نہ تھا
گو بستی مالا مال تھی قدرت کے حسن سے
جھیلیں حسین اور حسیں سبزہ زار تھے
اس شہرِ پُر جمال میں تھی بس کمی یہی
توحید کی مہک سے تہی اس کی فضا تھی
ایسے میں ایک جوڑا بہشتی طیور کا
آیا اور اس چمن میں نشیمن بنا لیا
دن رات وہ چہکتے رہے شاخ شاخ پر
مسحور ان کے گیتوں سے ہوتا تھا ہر شجر
نغمے تھے سحر دونوں کے، دونوں تھے خوش ادا
طائر بہت سے ہوتے گئے ان کے ہمنوا
اشکوں سے ان کے اور بھی وادی ہوئی ہری
اور اس جگہ خدا کی جماعت بھی بن گئی
بستی کو پھر خدا نے یہ اعزاز بھی دیا
اس کو کیا قدومِ آئمہ سے آشنا
برکت سے انکی مل گیا جن کو خدا کا پیار
خوش بخت تھے طیور جو حق پر ہوئے نثار
اس سر زمیں پہ مسجدِ ناصر، خدا کا گھر
خونِ حمید و ساجدہ اس میں ہے جلوہ گر
پھیلے گا اس سے چار سو پیغام زندگی
پیتی رہے گی تشنہ لبی جامِ زندگی

(عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن)

"جہیز کی نمائش سے بچنا چاہئے جو کچھ دیا جاتا ہے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے نہ صرف جہیز بلکہ بَری کی نمائش بھی بُری چیز ہے" (ارشادات عالیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

موازنہ مجالس انصار اللہ بھارت برائے سال 2006ء
بعض ضروری ترامیم کے ساتھ

یار موازنہ برائے سال 2006ء کے لئے شروع سال سے بعض ترامیم ساتھ پیش ہیں اور ناظمین سے گزارش ہے کہ ان معیاروں کو غور سے پڑھ کر اس کے مطابق اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہنائیں ں کو پیش نظر رکھ کر انعام خصوصی "**علم انعامی**" کیلئے اپنی مساعی کو تیز کریں۔ امسال اول آنے سودٹرافی" کے ساتھ علم انعامی بھی دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

	نمبر
ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ہوا ہو۔	10
ماہ نومبر 2005 تا اگست 2006 تک کی رپورٹیں بروقت موصول ہوئی ہوں۔	15
مرکز سے آمدہ خطوط و سرکلر کا بعد کاروائی جواب دی گئی ہو۔	10
سالانہ رپورٹ تاریخ اجتماع سے 15 دن قبل موصول ہو۔	15
تجنید فارم بعد تکمیل 31 جنوری 2006 تک مرکز ارسال کیا گیا ہو۔	10
ہر ماہ ایک تربیتی اجلاس ہوا ہو جس میں کم از کم 50 فیصد حاضری ہو۔	10
نماز جمعہ میں حاضری مقیم انصار کی تعداد 100 فیصد ہو۔	10
حضور انور کا خطبہ جمعہ 100 فیصد انصار پڑھتے یا سنتے ہوں۔	10
سال میں دوبار ہفتہ تربیت منایا گیا ہو۔	20
غیر موصی انصار میں سے کم از کم دس فیصد انصار نے نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی ہو۔	10
بعد نماز فجر تلاوت قرآن مجید 100 فیصد انصار کرتے ہوں۔	15
قرآن مجید ناظرہ نہ جاننے والے انصار میں سے 10 فیصد انصار کو ناظرہ سکھایا گیا ہو۔	15
کم از کم 6 فیصد انصار تحریک وقف عارضی میں شامل ہوں۔	10
مجلس کے کم از کم 40 فیصد انصار داعی الی اللہ بن چکے ہوں۔	10
غیر از جماعت دوستوں کو مجلس کی طرف سے سال میں کم از کم 6 مرتبہ ایم ٹی اے یا تبلیغی کیسٹ سنایا گیا ہو۔ (رپورٹ میں ماہ و تاریخ درج کیا جائے)	10
ایک تبلیغی کمیٹی قائم کیا گیا ہو جس کی کارگزاری کا خلاصہ ماہانہ رپورٹ میں درج کیا گیا ہو۔	15
دوران سال کم از کم دو یوم تبلیغ منایا گیا ہو۔	15
تشخیص بجٹ بعد تکمیل 31 جنوری 2006 مرکز ارسال کیا گیا ہو۔	10
چندہ جات کی وصولی سو فیصد ہوئی ہو۔	20
چندہ خلافت جوبلی میں تمام انصار شامل ہوئے ہوں۔	10
تعمیر دفاتر انصار اللہ کے متعلق دیئے گئے ٹارگیٹ کی وصولی 100 فیصد ہوئی ہو۔	10
دوران سال کم از کم دو مرتبہ ہفتہ مال منایا گیا ہو۔ (پہلے ہفتہ میں بجٹ کو شرح کے مطابق بنانا اور دوسرے ہفتہ میں 100 فیصد وصولی کی کوشش)	10
مجلس کے کم از کم 50 فیصد انصار دینی امتحان میں شامل ہوئے ہوں۔	15
مقالہ نویسی میں مجلس کی نمائندگی ہوئی ہو۔	10
مجلس کے کم از کم 25 فیصد انصار مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرتے ہوں۔	10
رسالہ انصار اللہ کے خریداران میں 10 فیصد کا اضافہ ہوا ہو۔	20
مقامی اخبارات میں انسانی مسائل اور اسلامی تعلیم کے متعلق کم از کم چار مضامین شائع کیا گیا ہو	10
دوران سال مجلس کی طرف سے ایک تبلیغی یا تربیتی فولڈر شائع کیا گیا ہو۔	15
چندہ تحریک جدید میں کم از کم 95 فیصد انصار شامل ہوئے ہوں۔	10
چندہ وقف جدید میں کم از کم 95 فیصد انصار شامل ہوئے ہوں۔	10
مقامی مجلس کی آڈٹ رپورٹ سالانہ اجماع سے 15 روز قبل مرکز میں بھجوائی گئی ہو۔	20
سال میں کم از کم دو مرتبہ میڈیکل کیمپ لگا گیا ہو۔	20
کم از کم 6 مرتبہ وقار عمل کئے گئے ہوں جن میں 50 فیصد انصار شامل ہوئے ہوں	15
50 فی صد انصار سیر کرنے میں باقاعدہ ہوں۔	15
سال میں کم از کم دو مرتبہ پکنک (کلو اجمیعا) منایا گیا ہو۔	10
سالانہ اجتماع پر کم از کم ایک نو مبائع کو لایا گیا ہو۔	20
ہر سہ ماہی میں کم از کم ایک تربیتی اجلاس نو مبائعین مجلس میں کیا گیا ہو۔	10
نمائندہ یا انسپکٹر سے تعاون	10
رشتہ ناطہ کے تعلق سے عمومی کوشش	10

معیار موازنہ مجالس الگ ہیں جو متعلقہ مجالس کو بھجوائی گئی ہیں۔

بس اور رپورٹیں ایڈیٹر بدر کے نام اور مالی امور سے متعلق خط و کتابت مینجر بدر کے نام کریں

حضور انور کی جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف آوری کی خبر سن کر

ہے خوشی سے مچلتا دل بیقرار — پیارے آقا کی آمد کا ہے انتظار
سیدی مرشدی مہربان آئیں گے

ہیں دسمبر میں جلسہ سالانہ کے دن — آرہے ہیں یہ ملنے ملانے کے دن
ہاں امام الوقت قادیان آئیں گے

یہاں گھر بار مسجد و مینار سب — گلی کوچے اور گیٹ بازار سب
قمقموں سے یہ سب خوب سج جائیں گے

یہ بہشتی مقبرہ نیا جلسہ گاہ — ہم سجائیں گے پھولوں سے ہرایک جگہ
ہر جگہ خوشبو خوشنما پھول کھل جائیں گے

اسقدر ہوگا جلسہ پہ یہ اجتماع — پیاری بستی میں ہوگی جو روشن شمع
تو پروانے دیوانہ وار آئیں گے

آنے والوں کے ہیں ہم یہاں میزباں — اُن کی خدمت کا موقع ملے گا یہاں
رات دن اُن کی خدمت بجالائیں گے

ہو رہی ہیں ابھی سے یہ تیاریاں — ہرطرف آج کل ہے خوشی کا سماں
ہرزباں پہ ہے پیارے حضور آئیں گے

آرہے ہیں یہاں جسقدر مہماں — پیش کردیں گے اُن کیلئے یہ مکاں
کچھ کو عزت سے خیموں میں ٹھہرائیں گے

یہاں مخلصین اسقدر آئیں گے — سارے جلسہ کے پنڈال بھر جائیں گے
جھولیاں بھر کے برکت سے گھر جائیں گے

ہاں ایم ٹی اے چینل پر آپ بھی — اپنے ٹی وی پہ دیکھیں مناظر سبھی
ساری دُنیا کو جلسہ یہ دکھلائیں گے

قادیاں کو بنادیں گے ہم گلبدن — جیسے ہو موسم گل میں پھولا چمن
پیارے گلشن کو خوشبو سے مہکائیں گے

مرحبا پیارے آقا یہاں آئیں گے — ہاں مبشر یہاں قادیان آئیں گے
سارے تجدید بیعت بھی کرجائیں گے

محمد احمد مبشر درویش قادیان

برکات جلسہ سالانہ قادیان

صبا نے راگ یہ چھیڑا — خزاں اندر بہار آئی
فضا مہکی ، ہوا چہکی — گلستان کو سنوار آئی
یہاں جلوے تڑپتے ہیں — لی ہے طور انگڑائی
یہاں زندہ ہوئے مردے — یہ بین معجز مسیحائی
وہی تہذیب پنپتی ہے — مکی مدنی و سینائی
مہذب قوم ہے بنتی — مثیلِ قوم بیضائی
اِدھر چشمے مچلتے ہیں — محبت پیار کے بھائی
گونجے گیت خوشیوں کے — ملے بچھڑے ہوئے بھائی
کھنکتے جام ے وحدت — سبو ساغر و صراحی
ہوئے مخمور یہاں سارے — ہوئے سجدے سحر گاہی
یہاں خیموں کی بستی ہے — فتح مکہ کی یاد آئی
یہاں قدوس ہیں آئے — پیادہ آبلہ پائی
دعائے نیم شبہا سے — ملے وصل و شناسائی
ملی الہام کی نعمت — مرادِ زندگی پائی
درس حدیث ہے ہوتا — بیاں تفسیر قرآنی
یہاں نادر معارف سے — ہے ایماں تازگی پائی
خزانے مہدی نے بانٹے — ہوئے شادان سبھی بھائی
عمل صالح ہو یقین محکم — مری ہے التجا بھائی

(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 | Tuesday | 13th Dec 2005 | Issue No.50

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S.

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

Sundvollen اور Drammen کی سیر، Ski میوزیم اور Norsk Folke میوزیم کا وزٹ۔ خطبہ جمعہ۔

انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور جماعت احمدیہ ناروے کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات۔ واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاسز کا انعقاد۔ تقریب آمین۔ استقبالیہ تقریب میں شمولیت اور خطاب۔ فیملی وانفرادی ملاقاتیں۔ ناروے سے براستہ سویڈن وڈنمارک کیل (جرمنی) کے لئے روانگی۔

(حضور انور کی ناروے میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

20 ستمبر 2005ء بروز منگل:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور، اوسلو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے نو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ سیر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان رہائشگاہوں میں بھی تشریف لے گئے جہاں قافلہ کے ممبران ٹھہرے ہوئے تھے۔

Sundvollen اور Drammen کی سیر

آج جماعت احمدیہ ناروے نے سیر کا ایک پروگرام ترتیب دیا تھا۔ اس پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے دس بجے مسجد نور اوسلو سے روانہ ہوئے اور اوسلو سے 45 کلومیٹر دور Sundvollen کے علاقہ میں تشریف لے گئے۔ یہ مقام سطح سمندر سے 250 میٹر بلند ہے۔ اور بنیادی طور پر Gliding Jump کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں سے Tyrifjord (یعنی ایسی جھیل جو سمندر سے جا ملتی ہے اس کو Fjord کہتے ہیں) کا نظارہ بہت دلکش ہے۔ بلند پہاڑوں کے دامن میں نیچے گہرائی میں یہ 45 کلومیٹر لمبی جھیل ہے جو مختلف جھیلوں کا مجموعہ ہے اور بالآخر سمندر سے جا ملتی ہے۔ اس جھیل کے اندر چھوٹے چھوٹے سرسبز وشاداب جزائر ہیں۔ ان قدرتی جزائر نے جھیل کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور وفد کے ممبران نے اس جگہ کچھ دیر قیام کیا۔ حضور انور نے کچھ دیر کے لئے چہل قدمی فرمائی اور ان مناظر کی تصاویر بھی اتاریں۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے درامن (Drammen) شہر کے قریب ایک پہاڑی سرنگ Spiralen دیکھنے کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے درامن شہر کا فاصلہ 65 کلومیٹر ہے۔ ملک ناروے پہاڑوں کا ملک ہے۔ یہاں سڑکوں کا جال پہاڑوں کو کاٹ کر لمبی لمبی سرنگیں بنا کر بچھایا گیا ہے۔ چند کلومیٹر کے سفر کے بعد کوئی نہ کوئی سرنگ آ جاتی ہے۔ یہاں پہاڑوں کو کاٹ کر جو سب سے لمبی سرنگ بنائی گئی ہے اور دو رویہ سڑک بنائی گئی ہے اس کی لمبائی 25 کلومیٹر ہے۔ یہ پہاڑوں کے اندر دنیا کی لمبی ترین سرنگ ہے۔

لیکن درامن شہر کے نزدیک پہاڑوں میں جو سرنگ دیکھنے اور بالائی حصہ پر سیر کا جو پروگرام بنایا گیا تھا اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سرنگ سیدھی نہیں ہے بلکہ ایک دائرہ کی شکل میں بل کھاتی ہوئی مسلسل اوپر چڑھتی ہے اور پہاڑ کی چوٹی پر جا کر نکلتی ہے۔ اس کے اندر بھی دو رویہ پختہ سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ یہ بھی دنیا میں منفرد اہمیت کی حامل سرنگ ہے۔

پہاڑ کا بالائی حصہ جہاں یہ سرنگ جا کر باہر نکلتی ہے سطح سمندر سے دو صد میٹر بلند ہے۔ یہ سرنگ پہاڑ کے نچلے زمینی حصہ سے پہاڑ کے بالائی حصہ تک 1650 میٹر لمبی ہے۔ پہاڑ کے اوپر سیرگاہ بنائی گئی ہے جہاں سے Drammen شہر کا نظارہ بہت دیدہ زیب اور دلکش ہے۔ شہر کے وسط میں پہاڑوں کے دامن میں بہتا ہوا دریا بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کچھ دیر قیام فرمایا اور اس خوبصورت علاقے کا نظارہ فرمایا اور تصاویر بھی بنائیں۔

دفاعی نقطہ نگاہ سے اس سرنگ کی چوٹی پر اور اس پہاڑ کا یہ بالائی حصہ نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اس کی چوٹی پر 1904ء ماڈل کی ایک توپ Chocherill نصب ہے۔ یہ ان بارہ توپوں میں سے ایک ہے جو 1905ء میں اس پہاڑی سلسلہ پر ناروے کے سویڈن سے علیحدہ ہونے کے بعد سویڈن کی طرف سے حملہ کے خطرہ کے پیش نظر نصب کی گئی تھیں۔ آج بھی ہر سال 17 مئی کو جب ناروے کا قومی دن منایا جاتا ہے تو اس توپ سے گولے داغے جاتے ہیں۔

Drammen شہر اوسلو (Oslo) سے 45 کلومیٹر دور ہے۔ اس شہر کے پہاڑوں میں اس تاریخی اہمیت کی حامل سرنگ Spiralen کا باقاعدہ افتتاح 1961ء میں Drammen شہر کے 150 سالہ جشن کے موقع پر ہوا۔ غیر ملکی سیاح بھی اس سرنگ کو دیکھنے کے لئے بڑے شوق سے آتے ہیں۔ سیاحوں کے لئے یہاں عمدہ قسم سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

یہاں ایک ریسٹورنٹ میں جماعت نے ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں قریباً ایک گھنٹہ قیام کے بعد تین بجے واپس اوسلو کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے چار بجے حضور انور اوسلو پہنچے۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ اوسلو کے حلقہ Frogner کے 53 خاندانوں کے 234 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

21 ستمبر 2005ء بروز بدھ:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور، اوسلو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

Ski Jump اور Ski Museum کا وزٹ

آج بھی جماعت ناروے نے چند مقامات کے وزٹ کا پروگرام بنایا تھا۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد نور اوسلو سے Hilmenkollen کے لئے روانگی ہوئی۔ یہ ایک Ski Jump ہے جو سطح سمندر سے 450 میٹر بلندی پر واقع ہے۔ یہاں سے اوسلو شہر اور اوسلو جھیل کا خوبصورت منظر نظر آتا ہے۔

جب حضور انور یہاں پہنچے تو Hilmenkollen کے ڈائریکٹر نے حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔ ڈائریکٹر نے یہاں حضور انور کی آمد کو اپنے لئے ایک اعزاز سمجھا اور اس کا برملا اظہار بھی کیا۔ ڈائریکٹر نے از خود بطور گائیڈ حضور انور کو Ski Museum کا دورہ کروایا۔ اور ساتھ ساتھ میوزیم میں رکھی جانے والی اشیاء کے بارہ میں تفصیلاً بتایا اور معلومات بہم پہنچائیں۔ یہ Ski Museum دنیا کا قدیم ترین Ski میوزیم ہے۔ اس میں چار ہزار سال پرانی Skiing کی تاریخ کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اور وہ قدیم ترین اشیاء رکھی گئی ہیں جو Skiing کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔

اس میوزیم میں Polar Bear (برفانی ریچھ) کی تاریخ بھی محفوظ کی گئی ہے۔ اور اصل برفانی ریچھ Stuff کر کے یہاں رکھے گئے ہیں۔ یہ میوزیم دیکھنے کے [illegible] حضور انور وہاں پر نصب Simulator کی طرف تشر[illegible] لے گئے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ اس کے اندر بیٹھ کر [illegible] محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انسان خود SKiing [illegible] رہا ہو اور 130 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے انسان [illegible] سے نیچے کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعا[illegible] ازراہ شفقت قافلہ کے احباب اور بعض مقامی [illegible] دو گروپس میں تقسیم کر کے Simulator میں بیٹھ[illegible] ہدایت فرمائی۔ Simulator مختلف اطراف میں [illegible] تیزی سے حرکت کرتا ہے اور اندر بیٹھے ہوئے لوگ بھی تیزی سے دائیں بائیں اور اوپر نیچے حرکت کرتے [illegible] باہر ٹی وی سکرین پر اندر کا سارا منظر نظر آ رہا ہوتا [illegible] اور احباب کی حرکات وسکنات اور چہرے پر مختلف آثا[illegible] آ رہے ہوتے ہیں۔ حضور انور اور باہر کھڑے ممبران ٹی وی سکرین پر یہ منظر دیکھا اور محظوظ ہوئے۔

یہاں سے آگے روانہ ہو کر حضور انور ایک جھیل پر [illegible] رکے۔ یہ جھیل ایک پہاڑی کی چوٹی پر موجود [illegible] بعد ازاں قافلہ آگے روانہ ہوا اور ایک مقام [illegible]ria Muria نامی جگہ پر رکا جہاں حضور انور نے کچھ دیر [illegible] لئے اوسلو کے جنوبی حصہ کا دلفریب منظر مشاہدہ فرمایا۔

Norsk Folke میوزیم کا وزٹ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ناروے کے مشہو[illegible] میوزیم Norsk Folke Museum کے [illegible] روانگی ہوئی۔ جب حضور انور اس میوزیم پہنچے تو میوزیم [illegible] انتظامیہ کی ایک آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا او[illegible] گائیڈ حضور انور کو میوزیم کے مختلف حصے دکھائے۔ میوزیم کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک Open Air میوزیم [illegible] ہے۔ اور یورپ کا سب سے بڑا اور دنیا کا سب[illegible] Open Air میوزیم ہے۔ یہ میوزیم پانچ سو سال [illegible] نارویجین بود وباش کی عکاسی کرتا ہے۔ اس میں پندر[illegible] صدی سے لے کر موجودہ صدی تک کے مختلف [illegible] دوکانیں وغیرہ رکھی گئی ہیں۔ یہ تمام گھر وغیرہ لکڑی [illegible] ہوئے ہیں۔ ایسے گھروں کی تعداد جو اس میوزیم میں [illegible]

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

سیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان